هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق

مرتبہ عز المحققین

اللہ جل شانہ

در مطبع کریمی لاہور باہتمام میر [illegible] چھپا

ت ص
112 1

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن شریف میں بشمار دو اسم ہیں اور
اسم اعظم بھی اسی میں ہے جو شخص اس کو پڑھنا چاہے باطہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بلا ناغہ پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنیوالے مہربان رحم کرنیوالے کے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنیوالا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

الجبار المتكبر سبحان الله عما

زبردست تکبر والا پاک ہے اللہ اس چیز سے

يشركون ۝ هو الله الخالق البارئ المصور

جو شریک کرتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

له الاسماء الحسنى يسبح له ما في

واسطے اسی کے ہیں نام اچھے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اسے جو کچھ

السموت والارض وهو العزيز الحكيم

ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اللهم صل على سيدنا محمد خير الخلائق

یا اللہ (سبحانہ وتعالے) درود بھیج تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وافضل البشر وشفيع الامة يوم الحشر والنشر

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سيدنا محمد بعدد كل شيء معلوم

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

Marfat.com

لك وعلى آلِ سيدنا محمدٍ وبارك وسلّم

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وصلّ على جميع الأنبياء والمرسلين

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وعلى الملئكة المقربين وعلى أهل

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طاعتك أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمودے کہ در جملہ صور — شد بانوار محمد ﷺ جلوہ گر

زانکہ از نورش محمد ﷺ شد عیان — گشت از نور محمد ﷺ دو جہان

در لباس احمدی ﷺ نور احد — واسطہ شد خلق را بہر رشد

امر صلوا بہر این فرمودہ حق — مومنان را بلکہ خود دارد سبق

قدر حب خود درود بر رسول — بلغ اے غفار از عاجز حمول

بعد حمد ذات بے چون وچگون — پس درود و منظہر این جملہ چون

Marfat.com

امابعد ۔ التماس ہے۔ کہ یہ کتاب مستطاب بہ مسمیٰ
مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار
حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہٗ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب
غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المکرمین حضرت شاہ حسین
(المعروف بھوہڑ والے) قدس سرہٗ کے مختصر حالات سعادت انتساب
میں تحریر فرمایا ہے۔ درج کیا گیا ہے۔ بعدہٗ مختصر کلمات متبرکہ
من تصنیف حضرت حاجی الحرمین شریفین قدس سرہٗ مندرج ہیں
امید ہے کہ صادقانِ ارادہ اور طالبان مولےٰ کو اس کے مطالعہ
سے فائدہ کُلی حاصل ہو۔ انشاءاللہ تعالےٰ العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوفہ رتڑ چھتڑ المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور
ملک پنجاب ہے۔ اور زیارات مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

۔ رحمتہ اللہ علیہم ۔

تمت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوة السالکین والاخیار
زبدة المقربین والابرار ۔ کاشف الاسرار
الشریعت والحقیقت واصف الانوار الطریقت والمعرفت
حجت المکملین برہان الکاملین منوط
المحبوبین سید السادات شیخ السموات
والارضین غوث الملائکة والناس
اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین
الشریفین ابو المجد والعلیٰ حضرت
شاہ حسین قدس سرہ سپہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں
اور پاکوں کے خلاصہ۔ شریعت اور حقیقت
کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور
معرفت کے نورونکے بیان کرنیوالے کمال والوں
کیلئے حجت اور کاملونکے لئے دلیل اور پیارونکے
لئے پسندیدہ سردارونکے سردار نیکونکی سند آسمانوں
اور زمینونکے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے
امداد کرنیوالے دونوں قبلونکے زیارت کرنیوالے مکہ اور
مدینہ کے حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

قافلہ محبوبان رہنماے و پیشواے
طالب و مطلوبان بالا نشین مسند
اجتباء صدر گزین محافل اولیا - و
صاحب تمکین بزم ارتضاء بود صاحب
تصرفات - مظہر خوارق کرامات صفوة
ارباب ذوق - قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین - و مالک حالات غجیبہ بود
جذبے قوی داشت و نظر مؤثر و تصرف
غالب - حاوے فضایل حسبی و
نسبی بود - از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوند د جامع بود میان علم و ولایت
وسیادت - و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند - در مبادی حال براے

شاہ حسین قدس سرہٗ پیارون کی جماعت
کے پیشوا اور طالب اور مطلوبون کے رہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس - اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کرامتون کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپ کشش عظیم رکھتے تھے اور آپ کی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کی بزرگیون کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب سے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک ملتا ہی آپ علم اور ولایت اور سیادت کے جامع
اور ظاہری اور باطنی علموں کے عالم تھے آپ اوایل عمر مین

Marfat.com

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بہ تحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسپ ہمت خود را در
میدان تحقیق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانہ روزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند۔ کہ بر تحریر
حواشی کتب مغلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تام یافتند۔ امّا تا
حال از مطالعہ وصول بقیتے ماندہ بود
کہ جذبات عنایت آلہی او را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است۔ نہاد۔ و آنچنان
بود۔ کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند۔ کہ بیتے چند میخواند و
بہ سوز دلسوز و دلگداز میگریست۔

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہوگئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کے بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی۔ مگر ابھی علم کا مطالع باقی
تھا کہ کشش عنایت آلہی نے آپ کو لے
لیا یعنے صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا۔
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا۔ کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا نہایت
درد اور سوز سے رو رہا ہے۔ ۔ ۔

Marfat.com

چون او را دید حال برایشان متغیر شد۔ وجذبہ محبت الٰہی گریبان گیر حال ایشان شد و بہ مقتضائے آیہ کریمہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا۔ وجعلوا اعزۃ اھلہا اذلہ۔ سلطان محبت حقیقی جہانبان خلّت تحقیقی بر تخت دل ستولے شدہ مجموع رقوم الٰہ باطلہ را از صحیفہ دل واز حظ آب وگل محو گردانید۔ و ملہم عالم غیب ومعلم اسرار لاریب بر ورق خاطر خطیر ایشان بقلم ارشاد این رقم کشید۔ کہ نیل این قسم سوز وگداز کہ نہایت متمنائے اولیاست بے اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمّل

جب آپ نے اُس کو اس حال میں دیکھا تو آپ پر بھی حالت طاری ہوگئی اور محبت آلٰہی کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا۔ وجعلوا اعزۃ اھلہا اذلہ۔ یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور تحقیقی دوستی کے مالک نے آپ کے دل کے تخت پر قبضہ کر کے جھوٹے خداوں کے تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں سے ملیا میٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے اُستاد نے آپکے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت کی قلم سے یہ لکھدیا کہ اس قسم کا سوز وگداز جسکے خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور مکمّل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

Marfat.com

وبے تعلیم اقتدأ تعلیم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جاکہ بوئے
مطلوب بہ مشام درآید خود را بہ صحبت
باریافتگان محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور برآمدند
و در بلاد کابل وغزنی وغیرہا بدریافت
عزیزے آنکہ بر مسند ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند القصہ
دراں دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند۔ بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند۔ ملہم غیب
در سر ایشان ندائے انتباہ درمیداد
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگر ست
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی الیشان را از راہ

کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہوسکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوا ان کی دماغ میں
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت سے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پاپیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی خدارسیدہ اور پیارے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہاں جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہما کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدایت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشوا نے آپ کو قلات

Marfat.com

ملاقات بر آستان ملایک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم والوالباب
معدن المیامن نور الباطن شیخ الشیوخ
العالم حجۃ اللہ علے ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہ رسانید
در اول وہلہ بہ فیوضات بلند و
مقامات ارجمند ما لا عین رأت و
لا اذن سمعت ولا خطر علے
قلب بشر مستعد گردانید۔

حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ
میفرمودند۔ کہ پیش از آنکہ شیخنا
حضرت اعلے قدس سرہ بزیارت آستانہ
ملایک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہ سرفراز شدند

کے راستہ سے آستان فلک نشان قطبون
کے قطب غوث اعظم صاحب مقصود برکتون
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حجت کامل شریعت کے طریق کے نگہبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد (خداوند کریم آپکا بھید پاک
کرے) کی خدمت میں شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
ملاقات میں ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سنا اور
نہ انسان کے دلپر اسکا خیال ہی گذرا فایز ہوگئے

حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

اصل

در مجمع اصحاب خود خواجہ بزرگ امام جلالؒ
چند روز فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
واشارات بہ سمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلیٰ روح
روحہ بجر وبیعت و انابت بہ جذبات
بے نہایت مستعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ما
منتظر او بودیم۔ واز قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلیٰ را
قدس سرہٗ در مبادے حال جذبہ

ترجمہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادہر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلیٰ آپ کا رح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ وار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش

Marfat.com

مردانہ حاصل شدہ و حضور اعلیٰ را از نعمت
عظمیٰ بہرہ کامل رسیدہ۔ در حضرت عثمان
موہبت اعنی حضرت خواجہؒ قدس سرہٗ
بسبب کمال تعلق و محبت در منقبت آن
وزیگانہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل
انشاء کردند۔

ز جام احمدی گر باز یک جرعہ بکام افتد
ہمائے اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست و مدہوشی ز جرعہ جام او یارب
الٰہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا اے ساقی وحدت بجا مے سرفرازم کن
ہم وصل محبوبم ازین در انصرام افتد
عجب سریست اے یاران شدن مدہوش در عشقش
ہر آن کو مست شد زین بشرب مے مدام افتد

حاصل ہوگئی اور آپ کو بڑی نعمت سے
پورا حصہ مل گیا۔ تو نہایت محبت اور کمال
جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی
تعریف میں یہ غزل لکھی۔ اُس غزل
کا ترجمہ یہ
ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اُسی دم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اُسکا کام میں ہووے
جو مدت سے میرے دل میں تمنا ہے تیری صدقے
میرا سب کام وہ ساقی فقط اک جام میں ہووے
شرابِ عشق سے جو ایک جرعہ نوش کر لیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغرِ مستش بوہم کے رسد یا رب
حدیث ذوق او از ما بہ گفتن کے تمام افتد
بشرب مست وحدت او بیا شادی کن اے سرمست
درین عشرت مرا یا رب ہمیشہ صبح و شام افتد
چون ایشان را جذبہ عظیم روے نمود
و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات
و واردات از دیار سندہ مستانہ وار
بے سر و پا دو بار تا بہ کنارِ دریا رسیدہ
اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست
دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و دغدغہ
صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق
دیدار فائض الانوار حضرت خواجہ بزرگ
برایشان غالب بودہ بے اختیار
عنانِ عزیمت برتافتہ بملازمت حضرت
شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغرِ مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اُسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام میں ہووے
شراب جام وحدت سے رہو سرمست شاداں تم
اِسی عشرت میں دائم جبکہ صبح و شام میں ہووے
جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہوگئی اور کیفیت
قوی نے جوش مارا۔ تو حالت اور ارادت
کے غلبہ میں یعنی اُسی سرمستی میں سر اور
پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ
سے دریا کے کنارے تک پہنچے یہاں آکر آپ
کو کچھ افاقہ ہوگیا۔ اور ظاہری ہوش و
حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار
کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار
کا شوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ بے
اختیار ہو کر پھر اُلٹے پاؤں حضرت بزرگوار
کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بودہ۔ متوجہ قریہ فاخرہ مکانِ بزرگان
خود بودہ اند۔ وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحہ ہائے
غظیم ونعرہ ہائے فخیم ازنہاد ایشان
سر بر زدہ۔ تاکہ پیش ازہمہ خواجہ بزرگ
در مجمع اصحاب گفتہ اند۔ کہ شہباز
بلند پرواز سید حسین شاہ آمدہ
است۔ وبوقت رسیدن ایشان
وقتِ عجیب بر یاران روے
دادہ است چون ہمیشہ بواسطہ شمول
کیفیات بلند وحصولِ ارادات
ارجمند در دیار سندہ بہ حالت مستانہ
وبروش نورانہ در صحرا ہا دویدہ اند
وگریبان چاک زدہ برخاک غلطیدہ
اند۔ مقامات ایشان در آن ولایت

ہوش آجاتا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار روتے
اور نعروں کا شور مچ جاتا۔ خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنے سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بارآور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور مجبوبانہ
حال سے صحرانوردی کرتے رہتے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

مشہور و ذکرِ کمالات و کراماتِ ایشان
بر السنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند۔
کہ شرح عشرِ عشیر آنہا در بیان راست
نہ آید۔ کرّت سوم از استیلائے
سکر و غلبہ محویّت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویدہ
در شکارپور رسیدہ اند۔ دراں ایّام
اسرار توحید بوجہ اتم بر ایشان منکشف
بودہ در حالت محویت وحدت و
مستیٔ احدیّت و در راز حقیقت
بسیارے غزلہا توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفتہ اند۔ حقا کہ دُر ہا سفتہ اند
در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نہ کردہ و
طشت از بام نیند اختہ و کسے چنان

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں۔
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آکر اپنے حضرت
بزرگوار کے مکان سے نکل کر شکارپور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھیدوں میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں واقعی نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھیدوں کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

ستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ درکمال سکر و بیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
اما طریق شاعری تا مرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرک و ارشاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

اے زحسن بیجاہت درجہان افسانہ ہا
وے زشمع روئے تو سوزیست در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جرعہ وحدت اند
سر بصحراء دادہ میرقصند چون مستانہ ہا
ہرکہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ او جا کرد در ویرانہ ہا
بہر درد زخم دلہا اے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دلِ دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے ستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نباہا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاران ہیں مست جام وحدت کے
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت بڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
مدہوش و مست مجنوں بیخود بنے ہیں جن کے
زخمی دلوں کی مرہم تو ہی تو ہے پیارے
تیرا وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

ما چو مرغانِ قفس در بندِ ہجرت سوختیم
بال و پر فرسودہ شد و ز بیم ز آب و دانہ ہا
ہر کہ تیر از قوسِ عشقت خورد او مدہوش شد
کس نمے آید کہ پرسد خویش یا بیگانہ ہا
قصۂ دردِ فراقِ یار کس پایان نبرد
بس کن اے شیدا نداری طاقت افسانہ ہا
ہنم شیدائے آن جانان کہ ہر دم یاد مے آید
چو از چشمم شود پنہان ز دل فریاد مے آید
شدم دیوانہ رویت بیا اے دلربا اکنون
اگر یک جلوہ نمائی ز تو بیداد مے آید
چو نرگس انتظارم من ہمیشہ ہر سحرگاہان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از باد مے آید
من آنم پیشت اے جانان گر از لبہائے شیرین خود
بفرمائی کنم کارے کہ از فرہاد مے آید
بہ دردِ ہجرِ دلدارے بیا تو صبر کن اے دل

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ مقید
جیسے قفس میں بلبل اے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرسان بنتے نہیں وطن کے
دردِ ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تو نیز شیدا قصے نہیں سخن کے
میں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد رہتا ہے
اگر اک لحظہ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رخ کا ہوں دیوانہ صنم آ کر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوئے سنبل زلف سے دلشاد رہتا ہے
مجھے بھی گر لبِ شیریں سے فرماؤ پیارے تم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر دردِ ہجرِ دلبر پہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

اصل

کہ در نزد محبت این چنین افتاد مے آید
بہ ہجرت مے طپم ہر دم اگر یک لحظہ فرمائی
بیایم پیش تو میرم اگر ارشاد مے آید
بیا اے قمرئیے سرمست یاد یار گوکو کن
کہ بہر دیدنت شاید کنون شمشاد مے آید
چہ باشد اے نگار من اگر یک جلوہ بنمائی
کنم سر را فدائے تو اگر یک لحظہ بنمائی
ندیدم ہیچ محبوبے چو تو اے دلستان من
چو شکلت کے شود پیدا عجائب شوخ رعنائی
ہمہ خوبانِ این عالم بیک جلوۂ تو میسوزند
نقابِ روئے خود جانان اگر از چہرہ بکشائی
مشوقنہ بہ عشاقان تو مکشا کاکلِ مشکین
ندارد تاب زنجیرے دلِ دیوانہ شیدائی
زعکس جلوۂ رویت بہ گلشنہا چہ افتاد ست
ہمہ گلشن شدہ رنگین عجب تو چہرہ زیبائی

ترجمہ

یہ سلطانِ محبت جو رہا بیداد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُسکے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اُس سے جان قربان اگر ارشاد کرتا ہے
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ اودھر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھا دو جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پر فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہوگا محبوب دو جہان میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کجا ہے
پردہ اُٹھاؤ رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشان دوئی کا سینہ سے تا فنا ہے
تم ناز سے پیارے جب کھولتے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ و رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

ز حُسن بے حجاب تو بمحفلہا ست افسانہ
نمی دانم چہ سر ست این عجب تو محفل آرائی
ز نرگس مست چشم تو چو یک جرعۂ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہوہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سر ست
نمی گنجد بہ دفترہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم ۔
بہر طرز کہ اندیشم رُخ دلدار مے بینم
ز عکس عارضِ مہوش چنان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنین گل رو پری رخسار مے بینم
بہ چمنستان و گلشنہا ز حسنِ گلعذار او
چہ سرو و لالہ و سنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد ز عشق لیلی روش

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی بھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ تیرے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سر مست اگرچہ صدہا دفتر بیان کیا ہے
جدھر دیکھوں اُدھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سوچوں نگاہیں دلین چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گل رو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پر تو اُسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو و سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
یہ سب جلوہ حسن اُس رونقِ گلزار ہے ہر سو
جب اُس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و در و دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلےٰ پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

جہان شد مست و مدہوشی عجب اسرار می بینم
چشیدم جرعہ وحدت ز نرگس چشم مست او
ز ساغر چشم مخمورش جہان خمار می بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شدہ صد شعلہ ہا بالا و چون گلنار می بینم
ز حسن قوس ابرویش ہلال عید تابان شد
ز دو چشم آہوش ہمہ سرشار می بینم
بہ ذوقِ دل غزل گفتن بود کار تو ای مستا
زبان درفشان تو چہ گوہر بار می بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو می خیزد
جمال یوسف از چاہِ زنخدان تو می خیزد
برای دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصای موسی از سرو گلستان تو می خیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
چو شعلہ نور از شمعِ شبستان تو می خیزد

تجلی حسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہو گا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمنِ عشاق میں آتش محبت کی
بنیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تاباں ہے اسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے سرمست کا مقصد
زبان اسکی میں ہے ذوق اس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستوں کی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخدان سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد ترا اعجاز کافی دلستانی کا
عصائے موسوی سرو چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستاں سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اس پہ شیدا ہے

Marfat.com

اصل	ترجمہ
بہ خاک مردگان خود مشو سایہ فگن جانان	نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولوں کی تربت پر
فغانِ محشر از خونِ شہیدان تو میخیزد	کہ ان ترے شہیدوں کی فغان سے حشر برپا ہے
ز عدم جاودان موجود شد عالم ہمہ ہردم	ہمیشہ کے عدم سے ہوگیا موجود کل عالم۔
حدیثِ کن ز لب لعلِ بدخشان تو میخیزد	جو لفظ کن ترے لعل بدخشانی سے نکلا ہے
ز لمحہ حسنِ مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان	ترے رخسار انور کی چمک سے ہے جہان روشن
شعاعِ شمس از چاکِ گریبان تو میخیزد	ترے چاک گریبان سے شعاع شمس پیدا ہے
ہزاران جان مشتاقان فدائے جلوہ ات گلرو	اُسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان فدا جانو
صدائے بیخودی از عندلیبان تو مے خیزد	صدائے شوق اُسکی عندلیبون سے ہویدا ہے
ز سوز شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے	ترے ہی عشق کے شعلہ سے عالم ہوگیا مجنون
ز حسنِ لیلی از غبغب زنخدان تو میخیزد	زنخداں کے ترے غبغب سے ظاہر حسنِ لیلیٰ ہے
کشائے کاکل مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم	ترے گیسوئے پریشان سے ہوا گشتہ ہے عالم
چہ ظلم پیدا از زلفِ پریشان تو میخیزد	نگاہ کر کاکل مشکین سے یہ بیداد کیسا ہے
بہ ذوق عشق آن جانان غزل گفتی تو اے سرمست	صنم کے عشق میں سرمست لکھدی ہے غزل تو نے
چہ گوہر بے بہا از کان سخندان تو میخیزد	سخن عالی زبان گوہر فشان تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر سرمست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت ؎ .

Marfat.com

اصل	ترجمہ
بہ عشقش پا چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا	اگر چاہتا ہے عشق اسکا تو حاصل کر تحمل کو
کہ این بحریست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا	کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
چو وادی باغ وحدت مشو از من تو غافلہا	پلا کر جام وحدت کا نہ مجھ سے یار غافل ہو
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا	خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا	سنا تھا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید	کروں میں سر فدا اس پے اگر اک جلوہ دکھلاوے
بزم این نقد جان پیشش اگر یک لحظہ می آید	رکھوں میں جان قدموں پر اگر اکبار آجاوے
اگر بختم کند مددے با وصلش بدست آید	اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتھ آئے
بہ بوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید	اسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو ادھر لاوے
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا	زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
بیا اے قمری شیدا اگر آن سرو روان گوید	چلی آ قمری شیدا جو وہ سرو روان کہدے
ندا اے عیش را در دہ اگر آن دلستان گوید	خوشی کا دے ندا ہر دم اگر وہ دلستان کہدے
شراب وحدتش نوشان گر آن شاہ جہان گوید	تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہ جہان کہدے
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید	مصلے رنگ لے مے سے اگر پیر مغاں کہدے
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا	جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

S3384

Marfat.com

زجام عشقت اے جانا شدم من مست و لایعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از نادان و از عاقل
فتادم در چنین بحرے کہ معدوم ست زو ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین ہائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا
دلا در راہ و لا اے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہائے ترسم بجمو دلا بہ پروردم
بمنزل گر ہمہ رفتند و من در راہ نہ پے بردم
مرادم نیست اے جانان چہ امن و عیش چون ہردم
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا
ز اسرارات بر عالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گویم خویش و بیگانہ ہمہ وصلے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود در دستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خودکامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست و لایعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی نادان یا عاقل
پڑا اُس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوفِ امواج گھمنگیر وہ ہائل
ہمرا ہو حال کیا معلم سبکساران ساحل کو
ارادہ جب مرا اُس یار کے راہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا میں غم سے دلکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم راہ میں نہ پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو
ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب واصل وہاں پر خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
یہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیاں پیارے
رہے وہ راز کب مخفی بنائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

وصال یار گر طلبی و گر جائے مرو حافظ
حریف مست وحدت شو بیگانہ برو حافظ
تو شو سرمست و شیدائے ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گر ہمے خواہی ازو غایب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوے دع الدنیا و اہملہا
چون بار بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف
شدہ اند۔ حضرت خواجہ بزرگ فرمود کہ
دولت ازلی و عنایت لم یزلی بہ بازآوردن
درین مقام شمارا مساعدت کردہ۔ ورنہ
بسیارے منصور آسا درین بحر فنا مستغرق
گشتہ اند و جان سلامت نبردہ و از
انشاد غزلیات ممانعت فرمودند
کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد
اعلیٰ باز خواہد ماند۔ بہ نظرات عنایت
حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

اگر چاہتا ہے وصل اُسکا تو در مت پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے بیگانے رہو حافظ
بنو بیخود یہی میرا سخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب نہ ہو جا حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے فضل کو
جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمۃ کی خدمت
بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا
کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان
میں آنے کی یاوری بخشی۔ نہیں تو بہت سے
منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق
ہوگئے ہیں اور جان بچا کر نہیں نکلے اور
اس وقت حضور اعلیٰ نے آپ کو شعر
گوئی سے منع کیا۔ کہ اس کے شغل میں پڑ
کر مطلب اصلی گم ہو جاتا ہے حضرت خواجہ
بزرگوار کی نظر منظور ہو کر

Marfat.com

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ
مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات
عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در
ساعتے کہ شتری از وکسب نماید
حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ
پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف
آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانند کہ سالک ما دام کہ از فنا جذبے
کہ معتبر بہ عدم ست سیرے کند در راہ
است یحتمل کہ بہ عارضے باز بہ وجود
بشریہ عود کند۔ و این فنا جذبی و
عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است
و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامات از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے
توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلیٰ مقامات
کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری
کا دور تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اجازت نامہ
کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی
طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن
تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا
ہے العزیز و جانو۔ کہ سالک جب تک کشش
فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا
ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی
روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس
لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہے سیر الی اللہ
تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

Marfat.com

ازمقامات دایرہ امکان ست۔ و
چون سالک تمام مراتب دایرہ امکان
راطے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید
پس سیر الے اللہ تمام شد وفنا مطلق
حاصل گردید۔ وبہ تحقق مواصلت بحق
سبحانہ تعالے پیدا گردید ورجوع بہ
بشریت ممتنع شد۔ ماجع من رجع
الا من الطریق۔ ومن وصل
لایرجع۔ انتہے۔ پس فضایل دستگاہ
سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل
حق سبحانہ تعالے بعد حصول جذبہ
احدیت تمامی دایرہ امکان راطے
نمودہ وسیر الے اللہ را باتمام رسانیدہ
فنا مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ
مراد گردیدہ است ودر سیر فی اللہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا
قطع کرتا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام
مراتب کو طے کرکے نہایت کے نقطہ پر پہنچ
جاتا ہے وہان سیر الے اللہ بھی ختم ہو
جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہوجاتی ہے
اور اس مقام پر خدا تعالے کے ملنے کا موقعہ
آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا
معدوم ہوجاتا ہے۔ جو پھرتا ہے راستہ سے
مڑسکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا
پس بزرگون کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت
والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالے
کی مہربانی سے احدیت کی کشش کے حاصل
کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا
اور سیر الے اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کرکے فنا مطلق
حاصل کی آپ مرید کے درجے سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے ہین

Marfat.com

داخل شدہ است و این سیر انتہا ئیتے
این ست ۔ ہر کس از عارفان علےٰ
تفاوت الدرجات بہ حسب استعداد
خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ
است ۔ کہ فوق آن او رامتصور نیست
و سید حسین شاہ استعداد آن دارد
کہ اگر کسان بہ او بیعت نمودہ داخل طریقہ
علیہ نقشبندیہ شوند ۔ بہ فیوضات عالیہ
مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ
اگر کسان را بہ شرط استخارہ و فتوئے
دلی و بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب
داخل طریقہ نمایند مجاز ست ۔ اما لازم
ست کہ در حلقہ و اجتماعِ طالبان بقدر
احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در
بحر بیچونی من بطنِ لے بطن و من بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس
سیر الٰہی کی نہایت یہی مقام ہے ۔ ہر ایک عارف
نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں
سے اس انتہائی سیر میں ملکہ پیدا کیا ہے ۔
اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں
اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد
رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب
آپ کی بیعت کر کے طریقہ علیہ نقشبندیہ میں
داخل ہو ۔ بڑے بڑے فیضوں میں مستفید
ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بعض احباب
کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا و عجب
اور تکبر سے توبہ کرا کے طریقہ میں داخل کریں
تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور
طالبوں کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور
ترتیب کر کے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کے دریا

الی بطن البطون مستغرق و متلاشی باشند که اجتماع را به شرائط مذکوره در حصول مقصود تاثیریست عظیم۔ اللّٰهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا والصلوٰة والسلام علی اشرف الخلق محمد وآله وسلم واصحابه اجمعین۔

احمد

اجازت نامه حاصل کرده به فراوان نعمتهاے به وطن بازگشتند مقدم شریف ایشان را سکناے این دیار مغتنم انگاشته بسیارے در سلک ارادت حضرت خواجه بزرگ درآمدند صحبت گرم شد۔ و حلقهٔ شغل و مراقبه

میں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے بطن البطون تک محو اور تلاش کرنیوالے ہیں کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادہر اُدہر نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے والوں نے غنیمت سمجھکر حضرت صاحب کے سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

اتساعی پذیرفت۔ ہنوز چندے نہ
برآمدہ بود۔ کہ در اثنائے گرمئے صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبہ
نمود و محبت روضہ منورہ رسول اللہ
علیہ و علےٰ آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
استیلا کرد۔ چنانچہ یکبارگی بساط افاضہ
و استفادہ برچیدند۔ در ایام غلبۂ حالات
واردات کہ حضرت اعلےٰ را در صحبت فرید
المفاخرت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
رو نمودہ حضور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شدہ کہ در منامات و واقعات
باندک توجہ بحضور رسالت خاتمیت
علیہ و علےٰ آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
مشرف گشتہ۔ در ہر امر کہ مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی۔ ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت و زیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پہ ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا۔ چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر الپیٹ
دیا۔ غلبہ حالات واردہ کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پُر نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوتی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور
میں آپ پہ ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرکے جس کام کی بابت

Marfat.com

اصل

بدان میکردند۔ اجازت حاصل
مے شد۔ باوجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند۔ از
حضرت رسالت پناہی علیہ وعلے آلہ
صلوۃ وسلام درآن باب اجازتے
واز خداوند قبلہ پیر ومرشد خود اشارتے
نیافتہ۔ ازلب دریائے شور دوبار
بازگشتند۔ پس ہرگہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل باجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مانوفہ خود مراجعت
فرمودند وہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند۔ یک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ وعلے آلہ صلوۃ وتسلیمات
درباب ادائے حج کہ فریضہ عمرست
اشارتے معلوم شد۔ چنانچہ سلسلہ

ترجمہ

خواہش ہوتی تھی۔ عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہو جاتی تھی۔ حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا نہ تو حضور پرنور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے۔
اسلئے کچھ مدت آپنے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یک دم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

شوق واشتیاق درجنبش آمد باوجود
قلت استطاعت وکمی زاد وراحلہ
وخوف سواری دریای شور ومہالک
دیگرہ قدم در راہ نہادند۔ چون در
سندھ شریف بسعادت پای بوس
حضرت حجۃ الاولیاء والاصدقاء قدس سرہٗ
مشرف شدند۔ پیش ازانکہ ازارادہ
خود اظہار نمایند۔ حضرت خواجہ بزرگ
اذن وردادند۔ پس درین سفر وفور
برکات وشمول عنایات اللہ جلت شانہٗ
درخود دیدہ بعافیت ازسواری جہاز
عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند
چون بہ شرف احرام مشرف شدند
دیدہ اند۔ کہ تمام دشت ازنشیب وفراز
ازانوار کعبہ مملو است در ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور
خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان
بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج
زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی
خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیاں
میں رکھکر متوکلا علی اللہ چل پڑے اور جب
سندھ میں حضرت بزرگوار کی خدمت شریف
میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ
آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ
بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس
اس سفر مین اللہ تعالی کی بہت سی برکتین
اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر وخوبی اور
آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہوکر منزل
مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے
مشرف ہوتے دیکھا کہ تمام جنگل کعبہ کے انوار سے بھر

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رونمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہر گاہ بسبب کمالِ اشتیاق و الحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمایند۔ انوار و اسرار
آن عالیمقام ایشان را فرو گرفتن
در وجد و التہاب بنحو افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاکِ پاک غلطیدند
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال ایشان شیفتہ اطوار مجذوبانہ
مجنونانہ ایشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سہگین بیگ ہندوستانی کہ دران
ہنگام در سلک ملازمان شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال اشتیاق اور محبت سے چاہا۔ کہ اپنی
آنکھوں کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولیں تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر لوٹھنیاں
کھانے لگے۔ یہاں تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے خصوصاً مرزا سہگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دنوں مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

Marfat.com

دیدن حالات ارجمند و نعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر بر میزدند از دل و جان مشتاق
و والہ ایشان گشتند - و در ایام اقامت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام مے
نمودند - فی الجملہ در موضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ و اسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض و مواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقایق مسجودیت و معبودیت
صرف حقیقت کعبہ حسنائے تفیض
گشتہ از مقام ابراہیم حظے وافر
گرفتند - و در وقوف بعرفات و
بنزول بمنزل منیٰ انوار و برکات مالا تعد
ولا تحصیٰ دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل الٰہی حج مقبول و مبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان و دل سے قربان
ہوگئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت و وظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے - الغرض اس متبرک مکان میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کرکے
اُس مکان پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقایق
کو معلوم کرکے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہوکر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا - اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منیٰ میں اُترنے سے وہ انوار
و برکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کرسکتے
ہیں حاصل کرکے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

وبعد از ادائے مناسک حج اسلام وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ شدند۔ ودر اثنائے توجہ بزیارت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این مناجات انشا کردند

ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
مسکین وستمندم محزون ودردمندم
سوزندہ چون سپندم یا سید المدینہ
غرقم بہ بحر غفلت دربند حرص وشہوت
دارم زجرم کسوت یا سید المدینہ
از بار نفس ملعون جان ودلم خورد خون
مضطر شدست محزون یا سید المدینہ
در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم
چارہ ازو ندانم یا سید المدینہ

حج مقبول ہوگیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راستہ میں شوق حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں یہ مناجات تحریر فرمائی ہے

سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ
میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
عاجز ہوں بے نوا ہوں دردوں میں مبتلا ہوں
ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ
ڈوبا ہوں بحر غفلت حرص وہوا کا قیدی
پُر ہے جرم سے دامان یا سید المدینہ
نفس لعین سے میرا دل خون ہو رہا ہے
مضطر ہوا ہوں نالان یا سید المدینہ
مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی
درمان سے ہوں میں نادان یا سید المدینہ

Marfat.com

اصل	ترجمہ
بے حد گناہ گارم جائے امان ندارم	مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ	بے زاد راہِ سامان یا سید المدینہ
بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم	دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
چارہ دگر نہ دیدم یا سید المدینہ	داروے دردمندان یا سید المدینہ
این بے عدد جرائم مرضیست لادوائم	بے حد جرم سے میری یہ مرض لادوا ہے
فریاد مے نمائیم یا سید المدینہ	فریاد ہے یہ ارمان یا سید المدینہ
یا ہادیٔ ہدایت یا شاہ ذوالعنایت	اے ہادیٔ ہدایت لطف و کمال والے
دل و جانِ من فدایت یا سید المدینہ	دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
یا شاہِ کون و امکان دست کرم بجنبان	اے دو جہان کے شاہا دست کرم سے کیجو
از قیدِ نفس برہان یا سید المدینہ	قید نفس سے شادان یا سید المدینہ
تو کس بیکسانی غمخوار عاجزانی	اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سردار انس و جانی یا سید المدینہ	سردار جن و انسان یا سید المدینہ
این آہ و ہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا	اے دو جہاں کے شاہا جیہات حال میرا
اے شاہ دین پناہا یا سید المدینہ	آہ و فغان و نالان یا سید المدینہ
یا شاہ ذوالوقارا بین بیکسئے مارا	اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

نظرے بکن خدارا یا سید المدینہ
ہستم سگِ سگانت مشتاقِ آستانت
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدایت ہر دم کنم ثنائیت
سر افگنم بپایت یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا کن مست بیسروپا
باشم ہوائے ویلا یا سید المدینہ
دیگر سرم فدایت یابم شرف لقائیت
باشم حضور پایت یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بہ پذیر یا شہ دین
کن کرم حال ما بین یا سید المدینہ

چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد ملاحظہ آثار روضہ مطہرہ نعرہ ہا زدہ بیہوش افتادہ و در آداب زیارت روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارکہ

برحال ما غریبان یا سید المدینہ
ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
عاجز ہوں میں ثناخوان یا سید المدینہ
صفت و ثنا میں تیرے ہر دم ہے یہ بندہ
قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا بے خود و مست کردو
ہر دم ہو آہ و نالان یا سید المدینہ
قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
برحال ما غریبان اے سید المدینہ

جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ روضہ پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے آداب بجالانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان از خود رفتہ بزمین غلطیدند
باوجودیکہ انوار صحابہ واہلبیت نیز دران
مقام تابان بودند۔ ازغایت استغراق
واستہلاک در انوار نبوی بہ دیگرے
نتوانستند۔ اتفاقاً مرزا صاحب
سہمگین بیگ درآنوقت نیز بہ
مدینۂ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسیدہ حضرت اعلے قدس سرہٗ را
بہمان حالت درلجۂ وجد والتہاب
مستغرق دریافت والتماس نمود
کہ از سلک ارادت ایشان منسلک
گردد۔ حضرت اعلے عریضۂ محتوی بنیازمندیہا
درباب قبول ایشان بہ جناب پیر
دستگیر خود برنگاشتند ودلالت نمود
کہ در سندھ شریف رسیدہ از

کے دیکھنے میں بار بار بیہوش ہوجاتے اور
پڑتے۔ گو اس مقام پاک میں اہلبیت اور
صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ نہایت
استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں
اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاقاً
اُن دنوں مرزا سہمگین بیگ بھی مدینہ
منورہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
تھا۔ حضرت اعلے کو اللہ تعالے آپ کا بھید
پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت
محو پایا۔ عرض کی۔ کہ اس خاکسار کو مریدوں کے
زمرہ میں شامل کردیں۔ آپ نے ایک عریضہ
جو نیازمندی سے پُر تھا۔ اُن کی قبولیت
کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت
میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا۔ کہ
سندھ شریف میں . . . .

Marfat.com

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلیٰ قدس اللہ سرہ
بہ توالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریافتہ الطافات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
روضہ مقدس معتکف نشینند دریں
اثناے دیدند۔ کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوۃ وسلام تشریف فرماے شدند
درحالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند۔ کہ شمارا بہ
وطن مالوفہ باید رفت۔ تا اہالی آن

حضور اعلیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاویں
پس مرزا صاحب نے وہاں پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلیٰ نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کرلیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذرا ہی تھا۔ کہ حضور پر
نور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود وسلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن میں جانا لازم ہے

Marfat.com

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ موآید
جدیدہ بہرہ مند۔ و زمرۂ گم گشتگان
باویہ ضلالت از فروغ رابطہ ہدایت
یابند۔ و فرقۂ متعطشان وادی جہالت
از زلال واسطہ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن ست
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن نہفتہ
بجان ورکندنش نایاب گردند
حضرت اعلے قدس سرہ بہ عرض
رسانیدند۔ کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من ست

تاکہ اُس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کرین اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کرکے بہرہ مند ہو
جاوین اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاوین۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہوجاوین۔ ۵ دریا میں میٹھا
پانی اِس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اُس
سے بجھے۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اُس سے کھودنے سے
تنگ ہوجاوین۔ آپ نے عرض کی۔ کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپکے دربار
گوہر بار میں رہنے
سے ہے

Marfat.com

نے خواہم کہ ازین در دولت ہجور باشم باز فرمودند۔ کہ درین حکمتے ست عجیب کہ برآن مطلع نۂ۔ البتہ مے باید کہ برین راضی شدن۔ و در متوطن خود سکونت پذیرفتن کہ اکثر مردمان آن جارا از تو فیض رسد۔ و از برکت دامن تو چنان عزیزے سر برزند۔ کہ ہمچون آفتاب عالمتاب از انوار ہدایت او عالم عالم روشن گردد میفرمودند کہ در آن وقت حضرت اعلےٰ قدس سرہٗ را بہ خاطر آمد۔ کہ در دیار پنجاب ہیچ عزیزے بر مسند کمال درین روزہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا چاہئے کیونکہ بہت سے لوگوں کو آپ سے فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن بھی اُس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمیت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شما را شوق وتعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد۔ در علاقہ
گڑہی گھریالی کہ موضع سموال ست
درآن مقام جامع جمیع فضائل مجمع الرجال
مسمیٰ بہ حافظ محمود علیہ رحمت باورنگ
زیب سکونت دارند۔ رشحے از زلال
وصال او در کام حال باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند درخصت دادند
پس چون این مقول از حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت بچشم گریان ودل بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آمدند
وہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا۔ کہ جب آپ کو کسی خدا رسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو۔ تو آپ گڑہی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں۔ وہان
ایک موضع سموال ہے اس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہیں
اُن کے آب شیرین سے لذت اُٹھایا
کریں یہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے۔ جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا۔ تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پر دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

اصل

کعبہ وتقبیل حجر اسود شرف بودہ
وعنایات بزرگ از دیار کعبہ گرفتہ وا
شدند- واز آن دیار سراسر اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافتہ
واقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند- چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پرس پرسان احوال با کمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال واکمال
دریافتند- کہ باوجود سرعت سیر زینت
مرادانہ از ہر مائدہ فائدہ تمام واز

ترجمہ

ہ کا طواف زیارت کیا- اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف میں حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت میں شرفیاب ہوئے
اور وہاں سے فوائد عظیمہ حاصل کر کے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدموں سے
شرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے- حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مردانہ وار ہر مقام سے فائدہ تام رکھتے
تھے اور . . . .

Marfat.com

ہر مقامے نعمتے ما لاکلام فراگرفتہ بہ
منزل مقصود واصل شدہ اند و تقریباً
فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلی
صمدی نیز متجلی گشتند۔ و آن مقامے
ست کہ در آن جا احتیاج اکل و شرب
از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات
قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین
بہ شاہ مدار مذکور ست۔ کہ در تجلی صمدی
تا دوازدہ سال طعام نہ خوردہ اند
لباسے کہ یکبارے پوشیدند۔ دیگر
احتیاج شستن نہ شد پس در غلبہ
آن حال حضرت سیدی مولائی بہ
کلی از خوردن و آشامیدن باز ماندند
چندانکہ حضرت خواجہ بزرگ در آن
حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی
معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلّی صمدی پر
فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام
ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے
کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت شاہ
بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ
میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلّی صمدی
میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا
اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا
نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔
حافظ صاحب کھانے پینے کو
بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ
صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا
اشارہ کرتے تھے۔

Marfat.com

اصل

میکردند۔ فائدہ نمے داشت تاکہ
مدت مغلوبیت ایشان درآن سال
از ایام بہر ور مشہور انجا سید آخر الامر
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ حضرت
سیدی ومولائی روبرو طلبیدہ فرمودند
کہ اقتدائے بر رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ست۔ آن مے باید۔ کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ
من میکنم۔ وگرنہ پیش ازین در صحبت
نتوانی۔ ودرآنوقت بدست مبارک
خود لقمہ در دہان مبارک ایشان نہادند
ویک لقمہ مقرر کردند کہ در یک روزے
بخورد وہمت باطنی درکار کردند تا رفتہ
رفتہ میل بطعام پدید آمد۔ وزآن
مقام ترقی دست داد وسیفرمودند

ترجمہ

مگر آپ لاپرواہ تھے۔ یہان تک کہ آن
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی اس سال
مین تمام ہو چکی تھی۔ آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے۔ جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے کیا ہے۔ اور میرا ابھی بفضل خدا
اُس پر عمل ہے۔ ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا۔ پھر اپنے ہاتھ مین
ایک لقمہ اُٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا۔ اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کر دیا۔ اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی۔ آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اس کھانے
وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

کہ نہایت وصول سالک تا بعین ثابتہ
وغایت حصول عارف تا بصور علمیہ
مے باشد واین مقام کاملان اہل ولایت
ست وبرخے را باشد کہ ازیں مرتبہ
عبور دہد و بمنزل مقصود رساند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاہ
قدس سرہ کہ در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرمودہ اند۔

در ماہ صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دایرہ موہومی
تاریخ وفات پیر کامل و اکمل
دل گفت بگو کہ مرشد مخدومی

۱۲۲۴ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین شریفین شاہ سید حسین شاہ صاحب
کے وفات شریف میں تحریر فرمائی۔

میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دایرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل و اکمل کی کہو۔

۱۲۲۴ھ

Marfat.com

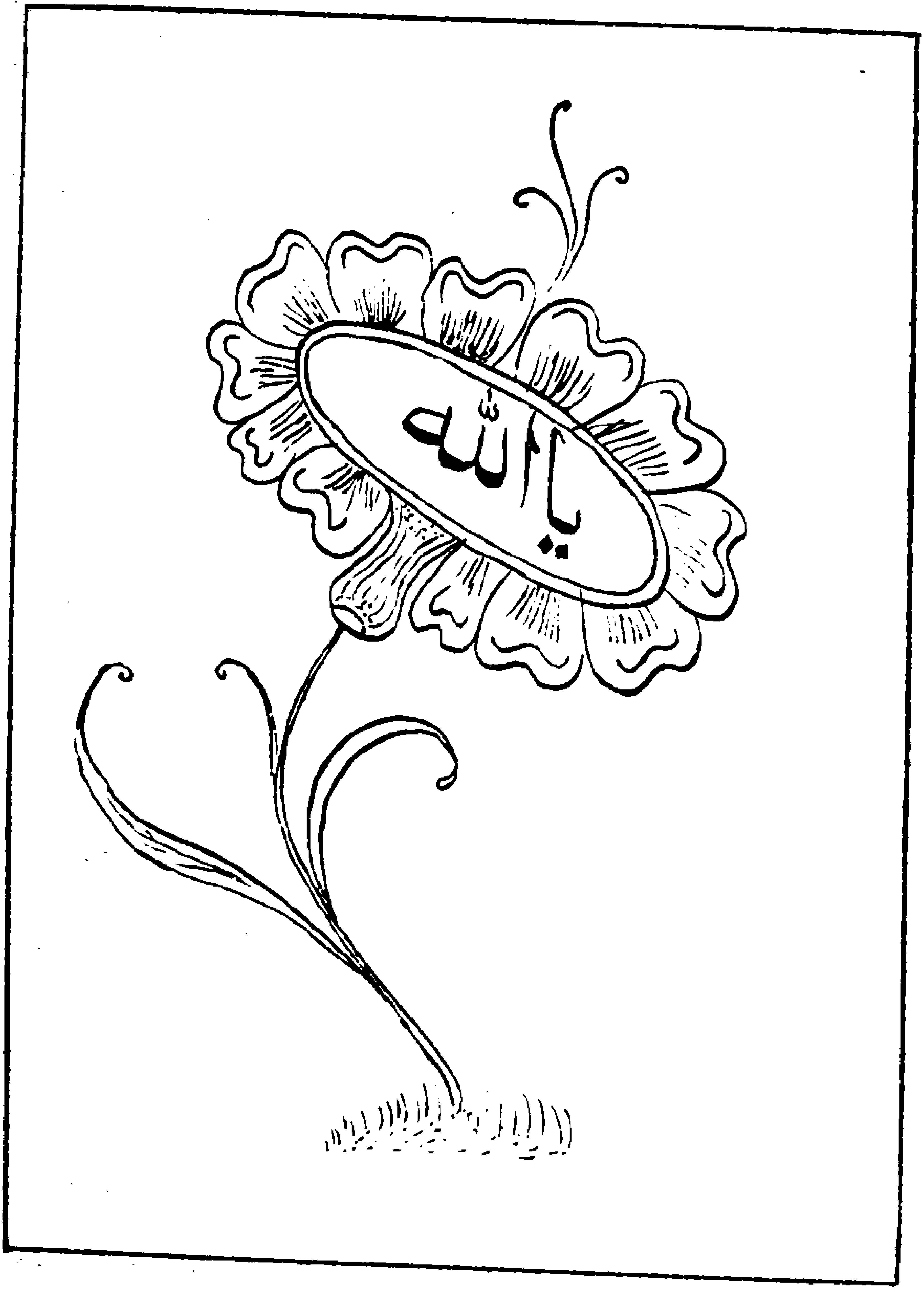

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل

الحمد للہ علی نعمایہ الشاملہ و علی
آلائیہ الکاملۃ والصلوۃ والسلام علی
سید الدارین ورسولہ الثقلین و
نبی الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین
سرور الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
او ادنٰی وصاحب اللواء اعنی
محمد ن المصطفٰے وثانیاً علیہ من الصلوۃ
افضلہا۔ والتحیات ازکہا

ترجمہ

سب ثناء واسطے اللہ تعالٰی کے ہے اُسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُس
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود وسلام دو جہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن و انسان کے رسول ہوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجباء اصدقاء کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلٰی قاب قوسین او
ادنٰی[1] کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد ن المصطفٰے
پر اُسپر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحائف

[1] قاب قوسین او ادنٰی لغت میں دو گوشہ کمان کے مل جانے کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قربہائی ہے۔ او ادنٰی یعنی یا اس سے بھی نزدیک۔

Marfat.com

والتسلیمات اکملہا۔ والبرکات انمہا وعلےٰ آلہ واصحابہ الطیّبین وعلےٰ جمیع عباد اللہ الصالحین الے یوم الدین۔

اما بعد این رسالہ ایست مسمےٰ بہ مرأۃ المحققین۔ کہ جمع کردم چند کلمات مختصر۔ این نسخہ را بجہت سالکان راہ خدا وطالبانِ طریق مولےٰ۔ اگرچہ قال این احقر العباد مطابق احوال نیست ومنتفع شدن مردمان از خشک قال امریست محال۔ چرا کہ کلام اولیا واتقیاء ذی روح ومغز باشد وکلام ما مردم عصاۃ سراسر پوست بے مغز باشد۔ لیکن بر فضل و

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑہنے والی برکتین نازل ہون اور اُسکی آل پاک اور صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون پر قیامت تک

بعد حمد اور صلوۃ کے یہ رسالہ بنام مرأۃ المحققین ہے۔ مین نے اس رسالہ کو سالکان راہ خدا۔ اور طالبان راہ مولےٰ کے واسطے صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے۔ اگرچہ میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا امر محال ہے۔ کیونکہ اولیا اللہ کی کلام جاندار اور لطیف ہوتی ہے۔ اور ہم گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے مغز ہے تاہم بر فضل و

Marfat.com

کرم او سبحانہ تعالےٰ جل شانہٗ و
توجہات آن سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
کہ توفیق ایشان محض بہ فضل او
سبحانہ است۔ شاید کسے طالبے
کامیاب شود۔ واین احقر نیز بہ
منزل مقصود۔ کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن بہ اسلام
حقیقی ست۔ برسد ؎

از کریمان کارہا دشوار نیست

مِنَ الْکِرَامِ لِلْاَرْضِ نَصِیْبٌ

المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم۔ بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

کرم حق سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ اور
توجہات آن حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں۔ کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو۔ اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے۔ کہ نفس کو اطمینان ملجاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے ؎

کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے۔

Marfat.com

اورا اختیار کند - اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد - عمل کردن بر کلام اولیاے
سلف قدس اللہ اسرارہم ومطالعہ
اوہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند - کہ کلام این سادات ذی روح
ست - واین قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بر منصہ ظہور آوردہ
انشاءاللہ تعالےٰ طالب صادق را ثمرۂ
کمال وجمعیت خاطر - خاطر خواہ
بخشید بمنہ وکمال فضلہ -

بدانکہ اول طالب را باید - کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند ومحبت
خدا نہ داشتہ باشند ودل آنہا را

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے - تو اولیا کرام
کی کلام پر عمل کرے - کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے - اِن بزرگون کا کلام زندہ اور
جان دار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کرکے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشاءاللہ تعالےٰ یقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی بفضل اور احسان
مولا کریم کے سے -

اول طالب کو چاہئے - کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگون کی
صحبت سے جو کسی طریقہ مین داخل
نہ ہوں اور محبت خداتعالیٰ کی نہ رکھتے ہون

Marfat.com

اصل

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و در اشیا و اسباب دنیوی و امور
لاطائل متفرق و پراگندہ باشد بگریزد
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي الصَّمْتِ ۝
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ از آنہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نمے شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت است
چون عزلت را اختیار کرد۔ پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ست
این را حاصل مے شود پس ہمہ دہ

ترجمہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ میں
گرفتار ہو۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کاموں میں مصروف ہوں۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں۔ اُن میں سے نو حصے
خاموشی میں ہیں ۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں۔ حاصل ہو گئی۔ پس تمام
دس حصّہ
عبادت

Marfat.com

حصہ عبادت بمع عزلت اور احاصل آمد
چنانچہ بزرگے درحق عزلت فرمودہ ست
ه روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگرمے باید کہ ہر ذکرے وفکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ است
برخود لازم ۔ بلکہ فرض عین دانستہ
بر آن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
از آن خالی نباشد ۔ تا ذکرے کہ
عبارت از یادداشت ست اورا حاصل
شود ۔ و وصف ذاتی گردد ۔ چنانچہ
سمع و بصر گردد ۔ و اورا ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش با و سبحانہٗ تعالے تسلیم کند
و متوکل باشد ۔ بشرطیکہ چشم طمع بر

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہوگئی ۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہیئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے ۔ اُس کی مداومت
ضروری سمجھے ۔ بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے ۔ اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو ۔ یہان تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے ۔ یعنی سمع اور بصر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے ۔ لوگون کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ
ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ
باشد و خود فارغ البال شدہ شب و
روز در یاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ
نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد
چرا کہ ہر چیز کہ روز ازل در قسمت این
معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر
کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم
میرسد پس کوشش این بے فائدہ
است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت
ست و خوردن از وحلال لیکن کسب
و کار دنیا برائے سست اعتقادان
ست نہ برائے طالبان مولا کہ ایشان
را وسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک
طریقت ست۔ مگر برائے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ہو۔ اُس کو
اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ
اور بافرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے
روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل
میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے جو چیز روز ازل میں اس کی قسمت
کر دی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ
اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر
نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے
اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی
ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال
مگر کسب کرنا سست اعتقادوں کا کام
ہے۔ مولا کے طالبوں کا یہ کام نہیں۔
کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ
پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

عیال باشد ۔ و عیال او متوکل نہ
باشد ۔ بقدرِ قوتِ یومیہ ایشان او را
کسب باید کرد ۔ زیادہ حرص کردن
حرام ست ۔ و اگر کسے برادر یا محب
او متعہد کار قوت عیال او باشد آن
را از امداد ربانی دانستہ شب و روز
در یاد او مشغول باشد ۔

اے عزیز نہ دانی ۔ کہ جملہ انبیاء و
اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد
حق را کسب خود دانستہ و جمیع ہم خود
در راہ او مصروف کردند ۔ نہ در راہ
دنیا و معیشت او ۔ و نیز بعضے اولیاء اللہ
کسب را بمعنے کسب در عبادت او
تعالی و جہد در راہ او مقرر کردہ اند
چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

واسطے کہ عیالدار ہو ۔ اور اُس کا عیال متوکل
نہ ہو ۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کر لینا
چاہئے ۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی
اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے
عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو
امداد ربانی خیال کر کے آپ خدا کی
یاد میں دن رات مشغول رہے ۔

اے عزیز تو نہیں جانتا ۔ کہ تمام انبیاء
اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی
یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام
ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ
میں خرچ کیا ہے ۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے
گذارہ کی طرف ۔ بعض اولیاء اللہ تو کسب
کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں ۔ چنانچہ
حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف
در حکایت شتر و خرگوش کسب و جہد را
بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از
کسب عبادت و جہد در راہ خداست
چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکرہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکرہا در ترک دنیا وار دست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی
و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ
وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد
تا در زمرۂ مردانِ مردِ میدانِ رضا
داخل باشد و ثمرۂ عبادات کہ عبارت
از عبودیت ست این را حاصل گردد
و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع
مرادات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب
مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش
کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد
کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد
کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت
ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کرنے دنیا میں فکر اُن کے سر و ہیں
اور ترک دنیا میں فکر اُن کے وارد ہیں

پس چاہیے کہ دنیوی دینی تمام کاموں
میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے
اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی
ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد
بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت
ہے حاصل ہو جاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے
دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

Marfat.com

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہ و تعالےٰ و رضائے او
دیگر نہ باشد ۔ اگر بخورد بہ نیت قوت عبادت
بخورد ۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع ضرر سرما و گرما بپوشد نہ برائے
زینت کہ درو نیت فخر بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیت استراحت
و تندرستی باید کرد ۔ نہ بہ نیت لذت
کہ آن مورث غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیت آرام باشد
کہ ازو تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد ۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید ۔ سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھہ نہ رکھے ۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قُوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے ۔ نہ زینت کیلئے ۔ کہ اس مین نیت
فخر اور بزرگی کی ہو ۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مد نظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے ۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہو جاتا ہے پس چاہئے ۔ کہ
نیت آرام کی ہو ۔ کہ اس سے تندرستی حاصل ہے
تاکہ عبادت میں داخل ہو ۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہو سکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے ۔ یہ بھی کہ کہ

Marfat.com

به نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چون همه کار موقوف به نیت شوند
لازم ست که بے نیت رضائے حق
هیچ کار نباید کرد - تا همه کارها داخل
عبادت شوند - بدانکه اصل و بنائے
همه چیز نیت ست - اگر نیت نیک
ست آن عمل هم نیک - ورنه بد
کما روی عن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا الاَعمَالُ
بالنیات الی آخرہ فہو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - کہ نیست ہیچ
عملے مگر بہ نیّت - لازم ست کہ ہیچ
وے از دست و پائے و زبان و سمع
و بصر این شخص آزردہ نہ گردد - کہ اہل

نیک نیتی سے عبادت ہوجاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
میں داخل ہوجاوین - جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ بُرا - حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روائیت
ہے - کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے - کہ عمل کا دارمدار
نیت پر ہے - ضروری ہے - کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھہ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت وطریقت این را از گناہان کبیرہ شمردہ اند۔ پس جنگ وجدال کردن با مردم وغیبت ودشنام دادن ودروغ گفتن این ہمہ باعث آزردگی خاطر ہاست وموجب نافرمانی آزردگی وبعد مولےٰ ست جلشانہٗ واو سبحانہٗ تعالےٰ را برین سنت جاری ست کسے کہ اورا یاد کند او ہم اورا یاد کند۔ اگر با وجود نافرمانی کسے اورا یاد کند حق تعالیٰ اورا بالعنت یاد کند۔ پس باید ترسید۔ کہ از دست ہیچنین کارے نشود۔ کہ باعث آزار خلق وآزردگی خالق باشد نشنیدۂ کہ فعل خلق اضطراریست وفاعل حقیقی اوست جل شانہٗ۔ پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں کے ساتھہ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور خداوند کریم جل شانہٗ کی دوری اور نافرمانی کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اسکو یاد کرتے ہیں۔ اگر نافرمانی میں کوئی شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالےٰ اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا چاہیئے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہو جس سے خلقت کی تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالےٰ ہی ہے

Marfat.com

شکوہ و جنگ با خلق و نفع و ضرر
از ایشان فہمیدن در طریقت شرک
ست. چنانچہ فرمودہ اند۔

گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدادان خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد۔
از کمان دار بیند اہل خرد

چون خدا را بہ یقین فاعل حقیقی دانستی
خلاف دشمن و راحت از دوست
ازمیان برخیزد و از دست ہیچ مخلوق
بر خاطر تو غبارے نہ رسد و نادہندہ
وعطا کنندہ پیش تو برابر باشد پس
مے باید کہ افعال و صفات ہمہ با خدا

پس شکوہ و جنگ لوگون کے ساتہہ کرنا
اور اُن کی طرف تکلیف اور آرام کو منسوب
کرنا طریقت میں شرک ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدیؒ
نے فرمایا ہے؎ اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے
تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ تجھے خوشی ہے
اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالٰے
کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل
اُس کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا
ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین
واقعی جب اللہ تعالٰے کو فاعل حقیقی سمجھا
جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان
سے اُٹھ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھ
سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے
والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے
پس چاہیئے کہ تمام کام اللہ تعالٰی کے سپرد

Marfat.com

سپاری۔ کہ امانت اوست وخود
رابحس وحرکت مثل جماد بینی تااز
اداکردن امانت فارغ آئی۔
اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ
اِلٰی اَھْلِھَا۔ حاصل شود کہ مراد
ازادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد۔
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ۔ یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ۔ چراکہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بہ یقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من۔ چون اینچنین فنا حاصل شود

کردے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بےحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت اداکرنیسے فارغ ہووے۔ ترجمہ آیت
شریف۔ تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف اداکرو
اس سے یہی امانت مراد ہے۔ جب تو
ایسا ہوجاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہٗ
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہٗ کی ہے نہ کہ
مجھہ سے جب یہ فنا حاصل
ہوجاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست و بس
تو در و گم شو وصال اینست و بس
پس کوشش باید کرد کہ فنا حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازہمین فنائے
افعال وصفات ست و وصل ہم
این را گفتہ آید۔ و دیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود۔ و بہ عجز و انکسار
تمام دل خود را حاضر سازد و ہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد و قرأت بطریق
مستحب و سنت بخواند۔ چنانچہ در نماز
فجر و ظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۃ حجرات

تب فقر تمام ہو جاتا ہے
تو ہرگز نہ ہو۔ بس یہی کمال ہے۔
تو اُس مین گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہو جاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہین + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت میں بڑا مطلب اور مقصود
ہے۔ چاہئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل میں نہ آنے دے اور قرأت سُنت
اور مستحب کے انداز پر پڑھے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز مین سورہ طوال مفصل پڑھے یعنی
سورہ حجرات سے

Marfat.com

وانتہاے ایشان تا سورۂ والسماء
ذات البروج ست و در نماز عصر و
عشاء از سورتہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورت
بروج ست وانتہاے ایشان تا
لم یکن۔ و در نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورۂ لم یکن
وانتہاے ایشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد۔ و رکوع و
سجود و قومہ و جلسہ را بوجہ احسن
باطمینانِ دل باید ساخت و ابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد۔ و تا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نماز مین اوساط مفصل
سورتین پڑہے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین۔ اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑہے۔ جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے۔ ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہئے۔ اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے۔
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہئے۔ کہ اول وقت مین
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چراکہ
مکروہ ست ۔ مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست ۔ فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد و ہنوز
وقت باقی باشد و وقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از سر تا دو چند
شدن سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی
ست و حساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہاے ملک پنجاب باین طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک و نیم قدم
باشد ۔ و در ماہ جیٹھ و ساون دو
و نیم قدم ست در ماہ بیساکہ و بہادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جائز ہے ۔ فقہاء علیہم الرحمتہ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنی
چاہیئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے ۔ تو پھر وضو کر کے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداے وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دو چند سایہ ہو جانے تک ہے
مگر اسمین سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادون

Marfat.com

سہ ونیم قدم ۔ در ماہ چیت واسوج
چار ونیم قدم ست وبعدہ در ہر ماہ
ہر دو جانب دو دو قدم زیادہ میشود
چنانچہ در ماہ پھاگن و در ماہ کاتک
شش ونیم قدم ست ۔ و در ماہ
ماگھہ و مگھر ہشت ونیم قدم ست
و در ماہ پوہ دہ ونیم قدم ست ۔
این ست حساب سایہ اصلی کہ شارح
فرائض بابو در شرح او بزبان ہندی
بیت ہا نوشتہ واین احقر درینجا
ترجمہ آن بیتہا در فارسی نوشتہ است
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائض
بابو مذکور باید دید ۔ واینکہ دو چند شدن
سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی گفتہ
مذہب امام ماست یعنی امام اعظم

میں ساڑھے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑھے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے میں دونو طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پھاگن
اور کاتک کے مہینے میں ساڑھے چھ قدم
ہو جاتا ہے اور ماگھ اور مگھر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہو جاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائض بابو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے اُن بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو ۔ تو
فرائض بابو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دو چند ہونا سوائے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست ونزد صاحبین
یعنی امام محمد وابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین۔ تا یک چند شدن سایہ ہر شے
پس مستحب وافضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند۔ تا نماز این
شخص نزد جمہور درست شود واز
اختلاف علما بیرون آید ودر ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خود ایشان
درست است وترک استحباب وعزیمت
نزدیک علماے ثلثہ فسادست۔
ونادرست ست وشروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہر ست وانتہاے او تا غروب

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اُس کی نماز
جملہ علماء کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علماء کے نزدیک مستحب کی ترک ادا تا
باعث فساد اور ناجائز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اُس کا اخیری وقت

Marfat.com

آفتاب و شروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب و انتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
وقوع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود و این مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ۔ و شروع وقت نماز عشا
و وتر بعد از دور شدن شفق ست۔ کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانۂ
آسمان میدود۔ و بعد او سیاہی نشود
مستحب ست۔ تاخیر نماز فجر در زمستان
و تابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
و تاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے را اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست۔ تاخیر
تاخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے۔ یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی نہیں آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر مذکور
ہوا کرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہو اخیر رات تک مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول ورتابستان تاخیر کند مستحب ست
و تعجیل او در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب ست و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست ۔

دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بہ ہر طالب خدا
جل شانہٗ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند۔ بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرند و قضا نکند و دو رکعت
تحیۃ الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ درین
نماز فواید بسیار ست و نیز میباید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکرہ معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے میں جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر اور عشا کی نماز میں جلدی کرنا مستحب
ہے او ظہر او مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن میں ضروری ہے
دوسرا یہ کہ نماز تہجد۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر فرض تھی ہر طالب خدا جل شانہٗ پر ضروری
ہے کہ جہان تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
میں غفلت نکرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
متوکدہ سنتوں کیطرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نکرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازوں میں بہت سے فائدے ہیں اور
یہ بھی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتون میں وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ اور التجا اور زاری اور گناہونکی یاد اور

Marfat.com

وتفکر نقائیص عیوب وخوف و
عذاب آخروی - وترس والم دائمی
ودرآن وقت غنیمت داند وعفوو
مغفرت او سبحانہٗ تعالےٰ خواہد و
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
برزبان راند استغفر اللہ الذی
لا الٰہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہٗ
ونیز بعد از نماز دیگر این کلمہ را صد بار
بخواند بطہارت یا غیر طہارت ترک
ورد مذکور نماید - ودر خبر آمدہ ست
طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہٖ استغفاراً
کثیرا - ونیز بوقت صبح یکبار این دعا
بخواند - اللہم ما اصبح لی من نعمۃ
او باحد من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر

اپنے نقصون کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دائمی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے -
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہٗ -
اور دوسری نمازون کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے - باوضو ہو یا بے وضو ورد
پڑھے اس ورد مذکور کی ترک نہ کرے
حدیث شریف میں آیا ہے - کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللھم ما اصبح لی من نعمۃ او
باحد من خلقک فمنک وحدک لا
شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

Marfat.com

وبوقت شام اَللّٰھُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ۝ و در حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وارد ست ہر کہ این دعا را در روز بخواند۔ شکر آن روز بجا آوردہ باشد وہر کہ در شب بخواند شکر آن شب بجا آوردہ باشد۔

نقل از مکتوبات جلد ثانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ۔

دیگر باید دانست۔ کہ اکابران این سلسلہ نقشبندیہ علیہ اصل وبنائے کار این طریقہ علیہ بر ین یازدہ کلمات کہ مصطلح ومتعارف ایشان ست۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ۝ ترجمہ حمد اور شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اُس رات کا شکر ادا کرتا ہے۔

نقل از مکتوبات جلد ثانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ۔

جاننا چاہیے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور مشہور ہیں۔

گذاشتہ اند۔ پس درویشے کہ داخل
این طریقہ است و اعمل کردن بر
کلمات مذکورہ مثمر فنائے اتم و بقائے
اکمل ست و حصول مقصود وابستہ
اوست و تفصیل آن کلمات این ست
کہ از کتاب ارشاد السالکین نقل کردہ
درین نسخہ درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیر انفسی۔ کہ آن را
جذبہ گویند۔ معاملہ ابتدائی این بزرگواران
ازین سیر ست و سیر آفاقی۔ کہ عبارت
ازان سلوک ست یعنی او اینست
کہ حق تعالے جل شانہ را بیرون
از وجود خود در ہر شے اثبات کردن
و جستن چنانچہ طریقہ دیگر صوفیائے

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں
داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے
والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کر دیتا
ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق
ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔
کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس
نسخہ میں درج کر دی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیر انفسی ہے جسکو جذبہ
کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگوں
کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا
ہے اور سیر آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے
مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے
وجود سے بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا
اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

کرام ست۔ در ضمن این سیر قطع میباید
و شروع کار ایشان یعنے دیگر سلاسل
از سیر آفاقی و انتہا بہ سیر انفسی میشود
و شروع از انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبندیہ ست و اندراج النہایت
فی البدائیت نیز بہمیں معنی ست۔ و
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جستن
ست و سیر انفسی گرد دل خود گردیدن

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بہ حجرہ اندرونی راہ نیابد۔

از بیرون درمیان بازارم
وز درون خلوتیست با یارم

خاندانون کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں
اور دوسرے سلسلون کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے۔ کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر
عام مجلس میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی
خیال پر کچھہ اثر نہ پڑے کسی کا قول ہے

بظاہر درمیان بازار کے ہو۔
اور اندر سے یار کے ساتھہ ہو۔

Marfat.com

در ابتدا این معنی بہ تکلف ست
ودر انتہا بے تکلف۔ ودرین طریقہ
چون در ابتدائے دست میدہد۔
وراہے برائے حصول این چنیں
حق جلشانہٗ وضع کردہ اند واز
خصائص این طریقہ علیہ شمردہ اند
ومنتہیان طریق دیگر را نیز دست
مے دہد۔ واندرین معنی گفتہ اند ؎

ازدرون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم دیدہ ام اندر جہاں

سوم نظر بر قدم۔

آن عبارت ازان ست۔ کہ در راہ
رفتن نظر بر قدم خود دارد۔ خواہ راہ
رفتن مراد این جہان باشد کہ دل را
در دیدن محسوسات متلونہ پراگندہ

اس مقام کا ابتدا مشکل ہوتا ہے۔ مگر
انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے
اس طریقہ علیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق
یہی ہوتا ہے۔ یعنے مبتدیوں کا پہلا
شغل یہی ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقو
میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ خواجہ علے رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے ؎

باطن میں آشنا ہو ظاہر میں ہو بیگانہ
ایسا عجب طریقہ دیکھا نہیں جہاں مین

سوم نظر بر قدم

اس سے یہ مطلب ہے کہ راستہ چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھے خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو۔ کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلہ سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

Marfat.com

نہ سازد۔ تا بہ جمعیت اقرب باشد چراکہ
در ابتدائے دل تابع نظرست۔ و
پریشانئے نظر در دل تاثیر مے کند
یا مراد از راہ رفتن راہ حقیقی باشد
کہ عبارت از سلوک سالک ست
از ایشان بعضے را بہ سیرِ منازلِ این
طریق بہ بصر بصیرتِ دل مشرف مے
سازند و دران ہنگام ہم تنویرات
رنگارنگ و راہزنانِ بیشمار کہ نفس را
دران لذت باشد برائے سالک
پیدا مے شوند میسازند۔ و از مقصد
حقیقی اورا باز دارند۔ چنانچہ بزرگے
فرمودہ کہ سی سال نور روح را بخدا
پرستیدم۔ چون اینچنین لغزشِ اقدام
از مقصد حقیقی این را باز میدارد۔

نہ کرے تا کہ جمعیّت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات مین دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اللہ تعالےٰ ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں۔ جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اُس وقت مین انوار رنگارنگ کے اور
راہزن بیشمار کہ نفس کو اُن میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہین۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم مین نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس
قسم کی رکاوٹیں سدّ راہ ہوجاوین

Marfat.com

پس مے باید۔ کہ نظر بہ قدم دارد۔
اینجا معنیٔ اوپختگئے دل اوست بسوے
مطلوب حقیقی۔ کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ و بغیر مقصد
خود بزیغ البصر مبتلا نہ شود تا واصل
مطلوب گردد۔

تو پس چاہئے۔ کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کر کے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر اوہر اُدھر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

وآن عبارت از آن ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس و دم باشد تا بغفلت
نہ برآید و این شغل واقع النفس ست

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اُس شغل کا نام پاس انفاس ہے

پنجم یاد کرد

عبارت از آنست۔ کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نہ شدہ است باید کہ
برآن بہ تصنع و تکلف خود را مشغول
دارد۔

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے +

Marfat.com

ششم یادداشت۔

وآن آنست کہ چون ذاکر از تصنع
گذشت۔ وبمرتبہ حضوری رسید
مسمےٰ بہ یاداشت میگردد۔

ہفتم وقوفِ قلبی

وآن آنست۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ
نگران دل باشد وتوجہے ونظرے
باآن داشتہ باشد قطع نظر از ذکر
تاالفرقہ بہ آن راہ نیابد وکسے راکہ
از ذکر تاثیر نہ شود۔ شیخ را باید۔ کہ
اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف
قلبی فرماید وتوجہے فرماید تا از ذکر گردد

ہشتم وقوف عددی

از آن عبارت ست کہ عدد ذکر نفی
واثبات برنہجیکہ درین طریق معمول

ششم یادداشت

اِس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ذکر کرنیوالا
کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری
میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیتا ہے

ہفتم وقوف قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ
دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان
رکھے۔ تاکہ اسمین پراگندہ خیال پیدا نہ ہو
خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے
تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہئے۔ کہ اِس
کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص
توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگاوے تاکہ اسکو فائدہ
ہو۔

ہشتم وقوف عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا
ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ مین معمول ہے

Marfat.com

ست. واقف و مطلع باشد تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت۔

نہم باز گشت۔

ازآن عبارت ست کہ بعد ذکر نفی
و اثبات بطریق مذکور بہ زبان قلب
گوید۔ کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو۔

دہم رابطہ۔

عبارت ازآنست کہ بعضے مشائخ
این طریقہ مرید را بہ حفظِ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ بیند۔ مادامیکہ
سالک در تصور صورتِ شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را در
صورتِ شیخ گم نکند ہیچ فائدہ نہ بیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے۔ مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷ علیٰ ہذا القیاس

نہم باز گشت۔

اس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے۔ کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے۔

دہم رابطہ۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض مشائخ
اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھو یہاں
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل شود بچشم او یعنی مرید صورتِ خود رابعینہ صورت شیخ بیند و بہ ہیچ انحائے واطوارے ولباسے فرق نداند این فنارا فنافی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ مجنون بکمال عشق صورت خودرا در صورت لیلیٰ گم کردہ بود وخود را لیلیٰ میگفت لیکن پیران کامل مکمل این طریقہ بجز ذات حق تعالےٰ جل شانہٗ مریدان راہیچ دیدن ندہند و دراول توجہ الواح دل ایشانرا از نقوش کونین وماسوائے پاک مے سازند و در ذات پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں دیکھتا۔ اس کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق لیلیٰ میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلیٰ کہا کرتا تہا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ کے مرید کو یک دم خدا کی ذات مین گم کردیتے ہیں اور ماسوائے اللہ جل شانہٗ کے نقوش اُن کی دل کی تختی سے دہوڈالتے ہین اور ذات احدیت مین اُن کو غرق کردیتے ہین۔

یازدہم وقوف زمانی

اس کو محاسبہ

Marfat.com

ہم مے گویند۔ سالک را بباید کہ
کہ بوقت شب اول از خواب کردن
بانفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور و عبادت
گذشتہ و چند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضور عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ و توفیق از و داند۔ و از
ساعات غفلت توبہ و استغفار کند
و نفس خود را تنبیہ و ملامت کند۔
کہ غفلت موجبِ شناعت اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ و از
عہدہ امر موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ و در زمرہ ء

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہئے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور مین گذرا ہو اُس کا شکر بجالاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شناعت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پر پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ ودیگر از ہوائے خود
سئوم از ارادہ خویش۔ ومراد ازین
فناہاے مذکور ترکِ دنیاست و
واسباب واشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ ازیشان بالکل
قطع کند وہیچ تردد کردن رابسوے
ایشان بخود راہ ندہد۔ نہ بر عطاہائے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفاہائے
ایشان ترسگار۔ ہرچہ باد ومیرسد
از خداوند۔ وبرخلاقی ورزاقی وعطار
ورحمت وخیر وبرکت وفضل وکرم
او دایم امیدوار بود واز جباری و

د (ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ ہیں داخل ہوجائے
جاننا چاہیے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشون کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤن کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس مین ملے جلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو اُنکے
سپرد نکرے نہ اُنکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ اُنکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھ اُسپر وارد ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا ورحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل وکرم اُس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قہاری و عقوبت او ہمیشہ خوفناک
و ترسان باشد و بر او توکل کند
و علامت فنا از ہوائے خود ترک
کسب و علاقہ و اسباب و اشیاء ست
و توکل کردن بر مسبب حقیقی و فانی
شدن از ارادہ خویش آنکہ ہیچ
ارادتے و خواہشے و مقصدے
در دل باقی نماند۔ خلاصہ این کہ
جملہ مرادات و مقاصد با نتہاء
او ذات حق باشد جل شانہٗ۔ در
رضامندی او چون چنین احوال
درین طریقہ نقشبندیہ بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود و در طرق دیگر در
انتہا پس در مبتدی و منتہی فرق

اور اُسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اُسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ اسباب اور اشیا سے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اُسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ہمنے بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہوجاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اس لئے اس مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود۔ لہذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامات فنائے
جذبی۔ وفنائے حقیقی نوشتہ شد
تا راہ روندۂ حق در غلط نیفتند۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی و عدم وجود
کہ او را فنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال چون
بعضے از مبتدیان این طریقہ را
از توجہات پیران کامل مکمل جذبہ
حاصل میشود و در ابتدائے احوال
جذب و سکر و انقطاع از خلق و فانی
شدن از افعال و صفات و ہوائے
و بائے ستہاء خود ایشان را حاصل
آید۔ لیکن این فنائے جذبی معتبر

کا فرق اس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اسی لئے اس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ ایعزیزو۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہوجاتا ہے مگر یہ فناء جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چراکہ مادام درجذب وسکر
باشند۔ اینچنین احوال ایشانرا
حاصل ست۔ چون بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرائیند۔ پس
اصل معتبر آن ست کہ در حالت
جذب وغیر جذب برابر باشند
مادام کہ اینچنین نیستند فنائے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت ومعرفت این معاملہ
آنست۔ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہ کہ بمریدے نوشتہ ست
درجواب مکتوب او کہ استفسار ازین
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالکے بفنائے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طور ست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصلی پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

ومعدوم داند۔ اما افعال وصفات
را بہ یقینِ دل بخدا نہ سپارد و این
حال او معبر بفنائے جذبی است
وچون خود را ہم معدوم داند و افعال
وصفات را نیز بہ یقینِ دل بہ اصل
سپارد و معبر بہ فنائے حقیقی ست
کہ از عود ایمن ست۔ و عود بمعنی
گردیدن و باز آمدن بہ طبیعت اصلی
کہ محبت دنیا و اشیاء و اسباب ست
بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد۔ یکے
آنکہ عبارت از سیر انفسی ست
کہ مقابل سلوک باشد و ابتدائے
سیر سالک را از لطیفہ قلب باشد
و سیر آفاقی بمعنی آنکہ در ہر اشیاء ذات
حق جل شانہٗ طلب کردن و مشاہدہ

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور
صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا
اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر
کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل
معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات
کو یقینِ دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے
اُسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس
ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد یہ ہے
دنیا کی محبت اور اُسکے اشیاء کی اُلفت
کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہئے۔ کہ
جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیر انفسی
ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی
سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے
یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہٗ کی ذات
کو مشاہدہ اور طلب کرنا

Marfat.com

نمودن کہ مراد از سلوک ست در
ضمن او طے میگردد۔ و این خاصہ
طریقہ علیہ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بزرگواران حاصل
آید۔ و طریق دیگر را در انتہا و این
جذبہ بمعنے کشش و محبت دل ست
بجناب او سبحانہ تعالے۔ کہ این
چنین جذبہ بہ ہمہ کس طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبت پیر طریقت
شرط ست۔ مادام کہ در صحبت بیاشد
اورا حاصل ست دیر تقدیر ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود ست۔ نعوذ باللہ منہا۔

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگون کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلون کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہٗ و تعالے کی بہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اُس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالے پناہ دیوے + کو

Marfat.com

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق ذوق الٰہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمیٰ کردہ باشند و نیز باعث
این تجلّی ذاتی ست کہ بر دلِ بندہ
محض بفضل و عنایات او سبحانہ تعالیٰ
مے تابد۔ و اورا از وے داستاند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہٗ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمیٰ شرط ست کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ اینچنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق آلٰہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اِس نعمت کا سزاوار
بنادے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اُس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کر کے
اسجگہ لکھدیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اُس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اُسکو حاصل ہو

Marfat.com

ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن
ست وارشاد خلق اللہ موقوف و
مشروط ست بہ جذبہ ثانی کہ بے
مشرف شدن ابچنین دولت عظمےٰ
ارشاد کردن مشکل ست وجذبہ
اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل
جذبہ ثانی۔ کسے راکہ سلوک او بجذبہ
اول مے شود۔ البتہ جذبہ ثانی ہم
امید ست کہ شاید او را حاصل شود
بموجب رضامندی مولا۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ لیکن
فرض نیست۔ کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ
ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد
وگرنہ نہ معلوم۔ اما این قدر ضروری

ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے
ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری
ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت
جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے
کیونکہ جب یہ آپ اس درجہ پہ دسترس نہ رکھتا
ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کرسکتا اور پہلے جذبہ
کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے
اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھہ
تمام ہوا۔ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
دوسرا جذبہ بھی اُسکو حاصل ہوجاوے
یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا
ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا مگر یہ ضروری
نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے
اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت
کردیتے ہیں ورنہ خیر۔ مگر یہ امر ضروری

Marfat.com

ست کہ جذبہ اول را ناقص نمے
گزارد ۔ مادام کہ بمہدہ متعین او
نمے رساند ۔ مہدہ تعین بمعنی اسم
ست از اسما آلہی کہ رب این شخص
است ۔ پس چون اینچنین سعادت
در ابتداے کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر چنان بہ جذبات
بے نہایت او را مشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت آلہی مستغرق
و مستہلک مے گردد ۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کہ چون بر فروخت
ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت ۔
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اُسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا ۔ تا وقتیکہ اُس کو مہدہ[1] مقرر تک
نہ پہنچاوے ۔ اور مہدہ تعین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
رب[2] ہوتا ہے ۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اُسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں ۔ حتا کہ وہ عشق
آلہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے ۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

[1] مہدہ یعنی گود
[2] پالنے والا

Marfat.com

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ۔
شاد باش اے عشقِ شرکت سوز رفت
و بمجرد رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند ۔ پس جمیع مرادات و
مقصدات مقصود و مطلوبِ او
ذات حق مے شود جلّ شانہٗ واز
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
واز لذات آجلہ و عاجلہ بیچنان
استغناء اورا حاصل آید مثلاً
اگر اورا عمر حضرت خضر علی نبینا و
علیہ السلام بدہند ۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ اورا حجاب راہ
محبوب حقیقی نمے شود ۔ ہرجا کہ برود
ہمان جذبۂ عشق دربر اوست کہ
بہ ہیچ جانب اورا دیدن وگردیدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہوا اے عشق اور رقیبونکو جلادے
اس مقام پر پہنچتے ہی اسکو دیوانہ وبیہوش
وحواس اور بیقرار کردیتے ہیں اور اسکی تمام
مرادیں اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہوجاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہوجاتا ہے اور موجودہ
اور آئندہ کی لذات سے بالکل بے پروا
ہوجاتا ہے مثلاً اگر اس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اس
کو ماسوے اللہ کی محبت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہوسکتی ۔ جہان جاتا ہے اسی جذبہ
مین جاتا ہے جو اسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اس کو ادہر
ادہر دیکھنے

Marfat.com

نمے دہد واین مجذوب از غم عود
ایمن ست - چرا کہ این عطا ازلی
ست - کسے را مقبول سیکند و اورا
باز مردود نمے کند واین چنین قسم
شخصے از مرادان ست - کہ سبحانہ تعالے
بفضل وکرم خویش حقیقی اورا خواستہ
است واز خواصان جناب خود
گردانیدہ تحت کنف وحمایت حقیقی
اورا محفوظ ومصئون میدارد - وصحبت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد - ودوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
وتمام شدن سلوک بے صحبتِ پیر
اورا بسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوامِ صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیرا اورا مہجوری واقع شود -

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوتی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنالیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی - اس قسم کا بندہ مرادوں
سے ہوتا ہے - اور اسکو اللہ تعالے نے
اپنے فضل وکرم سے اپنا بندہ بنالیا ہے
اور اپنے خاصوں کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اسکو جدائی ہوجائے

Marfat.com

از غم عود ایمن است چراکہ برائے حصول
این دولت عظمیٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد و از مردان و
محبوبان حق ست و سلوک او
بہ این چنین جذبہ کہ بالا مذکورہ شدہ
محقق باشد و بمرتبہ فنا فی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیدہ باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدار جہان و جہانیان
و فیض عام باشد۔ در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیت اکسیر اعظم دارد۔ اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہے کند فی الفور حقیقت او

حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہین۔ کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنیکے لئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندون
اور پیارونسے ہوتے ہیں اوران کا سلوک
جیساکہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنا فی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والون کے واسطے قیام کا باعث
ہوتا ہے اوران کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگون کی توجہ لوگون کے حق مین
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگروہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کرین تو فوراً اس طالب کی حقیقت کو

حقیقت کو

Marfat.com

را از مس خودی وخودپرستی پاک نے
کنند۔ ومثل طلاء سرخ میسازند و
بہ محبت حقیقی چنان مالامال کنند
کہ بار دیگر او را حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد۔ کہ اصل معنی اندراج
النہائت فی البدائت نیز از ہمچنین
معنی کردہ اند۔ این سادات عظام
بیک توجہے انتہا در ابتدا درج
میکنند۔ لیکن این قدر ست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ فرصت و معطل موسوم
باشد۔ اما از غم عود بے غم باشد و
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است۔ چنانچہ قدرے

مس خودی اور خودپرستی سے پاک
کر کے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اس
کو حقیقی محبت سے ایسا بھر پور کر دیتے
ہین کہ پھر اسکو کوئی حاجت باقی نہین
رہتی۔ اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اسی
کو کہتے ہین اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا میں پہنچا
دیتے ہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہین مگر واپسی کا غم
نہیں۔ چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ مے شود - اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بیمقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست. جائے
آن نداشت کہ شبہ خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند- یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند-
لیکن بحکم آنکہ ؎
چو شہ برداشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
و نیز بحکم آنکہ آیت کریمہ - فَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانیان

بیان کیا جاتا ہے - اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بیمقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرات نہیں رکھتا. کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور صرافوں کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصونکے ذکر میں
لکھے مگر بہ امر مجبوری بمصداق اس شعر کے
؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سر بلند کرنا لائق ہے
اور بحکم آیت شریفہ - پس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر -
اس بندہ ناچیز پر اللہ تعالےٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اُس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانیان

Marfat.com

والئے ہندوسندھ یعنی پیرومرشد
این احقر آنچہ بیک توجہ برین
مسکین عطا گردید چہ بیان کنم۔ بیت
اگر ہر موئے من گردد زبانے۔
ز وصفش نقطۂ کے آرم بیانے۔
بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا و
ریاضات ومجاہدات بکشد اینچنین
دولت عظمےٰ کے حاصل کند کہ این
احقر را در اول صحبت بیک لمحہ از
گوشہ چشم آن غوث الاغیاث حاصل
گردیدہ بعد دہ دوازدہ روز در خدمت
فیضدرجت آن قبلہ کونین شرف اندوز
صحبت شدہ طلب رخصت نمودم۔
فرمودند۔ کہ ہرچہ امانتِ تو نزد ما بود
بتو رسیدہ ست حالا مختار ہستی۔

والئے ہندوسندھ کی خاکِ پا کی برکت
سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان
میں کیا کروں۔ بیت
اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں
کرسکتا۔ بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت
اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اسکو نعمت
حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو اس ناچیز کو حضور
اقدس غوث الاغیاث کی ایک محبت
بھری توجہ سے حاصل ہوئی دس بارہ
دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض
حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب
کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا
کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس
تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

Marfat.com

هر جا که مے روی رو۔ غم نیست پس
رخصت شدم۔ بعدہ تا چند گاہ قریب
نہ یا دہ ماہ مہجور بودم و در حال خود
ہیچگونہ تفاوتے ملحوظ نکردم بلکہ
نجم سعادت این فقیر روز بروز بر
اوج عشق محبت آلہی در عروج بود
چون باز بہ خدمت والا ہمتش پیوستم
مدت سہ یا چار ماہ مشرف بودم
فوائد ہا عظیم و بیشمار کہ در قید قلم نے
گنجد۔ حاصل نمودم چون باز مرخص
شدم مدت سہ یا چہار سال در سفر
منقضی کردم۔ اما در محبت ذوق
مولے و احوالات و وجد و مواجید
خویش ہیچ تفاوتے نبود ہمچنین
بارہا تجربہ کردہ ام تا ہنوز کار این

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم
نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت
کے بعد مین رخصت ہوا اس سے پیچھے
نو یا دس مہینے آپ سے جدا رہا مگر اپنے حالات
میں کسی قسم کا فرق نہ دیکہا بلکہ اس فقیر
کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج
پر تہا اور محبت آلہی کا دریا موجین مار رہا تہا پہر
حضور اقدس کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا۔
اور تین چار مہینے حاضر رہا مین نے ان دنوں
میں وہ فائدے دیکہے جو تحریر میں نہیں
آسکتے پہر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین
یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر آلہی محبت
اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں سر
فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا
اب تک اس عاجز کا حال ہے ہے ہے

Marfat.com

مسکین بفضل الٰہی و توجہ آن مرشد
کامل الحمدللہ والمنتہ در ترقی و تزاید
ست - انشاءاللہ بہ برکت تراب الاقدام
آن ہادی سبل سلمہ ربہ با تمام
خواہد رسید - لیکن اینچنین جذبہ مذکورے
کہ از قسم دوم ست - بسیار قلیل و عنقا
انگاشتہ اند از ہزار کس بہ یکے کہ سعادتمندے
ازلی باشد اورا حاصل میشود - و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بہ
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولانِ جناب الٰہی اند
جل شانہٗ - باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزون ہے الحمدللہ والمنتہ -
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سرانجام ہوگا - یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہو چکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا ہے بلکہ بزرگان
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت یاور
ہو اور سعادتمند ازلی ہو تو اسکو یہ حصہ ملتا
ہے - اور جذبہ کا پہلا قسم جس کا ہم نے
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے تاہم
اولیاے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب مین خاص اور مقبول ہیں اکثر طالبون
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے -

Marfat.com

اما دوام او قبل از فنائے حقیقی موقوف
بر صحبت ست واز غم عود ایمن نیست
وآن کس کہ از کسب خود دوام ذکر
و ریاضات و مجاہدات چیزے حاصل
کردہ باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولے تعالے واجب
ولازم کہ در دوام ذکر و وظائف کہ
از پیران طریقت خویش اخذ نمودہ
اند شب و روز مشغول باشند و
حتے المقدور اوقات را معمور دارند
کہ این چنین دولت عظمے کہ لازوال
باشد حاصل آید۔ بعضے از ورزشہا
کہ از ضروریات اند۔ در ابتداے
احوال برائے مبتدیان این راہ
مقرر نمودہ اند اول اسناد افعال

مگر اُس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے۔ اور اُسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھہ حاصل
کرتا ہے اُسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا۔
پس طالبان راہ مولے پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور اُن اوراد اور وظایف
پر جو اُسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں ذرات مشغول رہیں اور ناغہ نہ کریں
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو تر و
تازہ رکھیں تاکہ یہ دولت عظیم کہ بیزوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہیں
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیوں کے
واسطے مقرر کئے ہیں ان میں سے پہلا
(اسناد افعال) ہے

Marfat.com

ست۔ باو سبحانہ تعالیٰ۔ بباید کہ
ہمہ افعال خود را و جمیع مخلوقات
را بخدا سپارد بہ این طور کہ ہر افعال
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نے دہد۔ چرا کہ ما دامیکہ این
را فنا در تجلی افعال حاصل نہ شدہ
و بیقین دل نمیداند۔ کہ این کارہا خدا
میکند۔ و بعد از فنا دل این شخص
خود بخود و نا چار باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خداست
و با قرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص اسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قایم ست

خدا تعالیٰ کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کاموں کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہون۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہین دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہیں
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

بدانکہ در ابتداے کسب احوال و
استعمال تاثیر عظیم دارد۔ پس بر اذکیا
لازم ست کہ در حین و اوقات چہ
در خفتن و نشستن و در خوردن و
آشامیدن چنانچہ در جمیع امور ہمچنان
استعمال و کسب کنند کہ ہمہ افعال
اصل سپارند و خود را خالی مثل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا بہ
حقیقت برسند۔ وقتیکہ بصدق و
بیقین دل دانست کہ افعال از
حق ست و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فناءِ
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفۂ قلب را ہم در فنائے تجلی افعال
شمردہ اند و اصل الاصل این لطیفہ

رہتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
اور اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے۔ جب صدق دل سے یقیناً
سمجھ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اُس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
اور اس خیال میں اسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو معلوم ہوا کہ اب اسکو فناء
تجلی فعلی حاصل ہوگئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

Marfat.com

اصل

صفت اضافیہ حق ست جلت شانہ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جل و علا
فانی و مستہلک گردد و ایمان فعل
بقا یابد۔ درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعال
خود درست منسوب بحق جل و علا خواہد
گردد و فنا قلب و تجلی فعلی کنایت
از ہمین ست و اصل نشان آن
آنست کہ تعلق علمی و حبی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوے اللہ را
مطلقاً و راساً فراموش سازد بحدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسوا نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء از وے زائل شد

ترجمہ

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اِس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال مین فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اسحالت
میں ایمان قایم ہوتا ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کامون
کو اللہ تعالےٰ سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلی فعلی کہتے ہیں اور اُسکی
علامت یہ ہے کہ علم اور جسم کا تعلق اللہ تعالےٰ
کے سوا نہین رہتا۔ یعنے دل ماسوے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہان تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہوسکتا۔
اُسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہو جاتا ہے

Marfat.com

محبت اشیاء بطریق اولے از وے
رخت بربستہ باشد۔ وچون سالک
بفناے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت ویک درجہ ولایت
اورا حاصل شد۔ ودرین فنا قلب بے قطع
تمام دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
عرش تا فرش واز عرش تا تمامی
عالم امر باشد وبے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم اوشانرا
گویند۔ کہ مراد از توبہ وانابت وورع
وصبر وشکر۔ وتوکل ورجا وفقر و
زہد ورضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ ونور این لطیفہ
رانور زرد فرمودہ اند۔ وولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

اسیطرح اشیا کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فناء
مین پہنچتا ہے تو اولیأ اللہ کی جماعت مین
داخل ہوجاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اسکو حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ وانابت۔ پرہیز
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیاے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدمون پر

Marfat.com

است. صلوۃ اللہ علیہ وعلے نبینا وعلیہ السلام
وصاحب لطیفہ قلب را کہ استعداد ہمین
درجہ دارد زیادہ نہ. پس وصول او
بجناب قدس از راہ ہمین لطیفہ است
از لطائف پنجگانہ. واین را آدمی المشرب
میگویند. بعد ازین دوم استعمال
یعنی دیدن وشنیدن وقدرت و
ارادہ کردن ومعلوم کردن یعنی ہمہ
اوصاف مذکورہ رانسبت بخدا کند
تاکہ این دیدہ غالب آید وکار این
تمام شود. وکسب کردن این شخص
در نفی صفات ست کہ ہمہ صفات را
کہ مراد از سمع وبصر وقدرت وحیات
وارادت وعلم باشد. در جمیع اوقات
از خود نفی کند وباصل حوالہ سازد

ہے صلوۃ اللہ علیہ وعلی نبینا وعلیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ. پس اس
شخص کا درگاہ آلہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے رستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہانتک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا. قدرت. حیات. ارادہ علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالی
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

وچون بہ یقین از دل خود نفی ساخت
و بہ اصل تفویض کرد و خود را مثل
جماد بیحس وحرکت یافت وہیچ شکّے
و شبہے این را نماند پس فنا و تجلّی
صفات این را حاصل گردید و فنائ
لطیفہ روح کہ بازبستہ بفنائے تجلّی
صفات ست نیز این را حاصل آید
و اصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ
حق ست جل شانہ بمعنی آنکہ در ذات
حق تعالے جلشانہ آن صفاتہا
را ثابت کردہ مے شود۔ و یک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
تر ست۔ و اصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

جب اُس نے اپنے دل سے اِن چیزوں
کی یقیناً نفی کر دی۔ اور اللہ تعالےٰ کے
سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
ولیمن نہ رہا تو اُسکو صفات کی تجلّی میں فناء
حاصل ہوگئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اِسی
فناء کے متعلق ہے مہیا ہوگئی و اصل یہی
لطیفہ خدا تعالےٰ کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتین
اللہ تعالےٰ کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھ کر اللہ تعالےٰ
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست ۔ ونور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ۔ صلوۃ علے نبینا وعلیہ السلام
وہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس ازہمین لطیفہ خواہد
بود ۔ و بعضے از قطع مراتب قلب و
صاحب این شرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنج گانہ ست ۔ و
لطیفہ سرکہ اصل الاصل وے شیونات
ذاتیہ است ۔ کہ گامے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند وحصول
فنائے این لطیفہ بہ تجلی شیونات
ذاتیہ خواہد بود ۔ ونور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند ۔ ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالے کے ساتھ
منسوب جانیگا ۔ اس لطیفہ کا نور سُرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوۃ علے نبینا وعلیہ السلام کے قدمون
پر ہے ۔ جس شخص کا شرب ابراہیمی ہے
اس کا واصل ہونا اِس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا اور قلب کے مراتب قطع کرنے کے
بعد پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہین ۔ اور خدا تعالے
کی جناب میں بہت نزدیک ہین اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی کے انوار میں سے
ہوتی ہے اِس لطیفہ کا رنگ سفید ہوتا
ہے اِس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسےٰ ست
صلوۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ۔ بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
جل شانہ، کہ فوق شیونات ذاتیہ
اند و حصولِ فنائے این نیز ایمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرتِ عیسےٰ ست
علےٰ نبینا علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ۔ بعدہ
لطیفہ اخفی ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالےٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ انوار سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ایمانی صفتوں سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسےٰ علےٰ نبینا ؑ
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنج گانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است
کہ کالبرزخ ست۔ درمیان مرتبہ نفی
کلی ودرمیان احدیت مجردہ وفنائے
این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ
مقدسہ ہست۔ ونور این لطیفہ نفیسہ
را نور سبز بیان فرمودہ اند وولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت
پناہ است۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
واصحبہ وسلم۔ وصاحب این مشرب
عالی را بالذات استعداد وحصول
تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و
صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب
گویند۔ این چنین صاحب دولتے
جامع جمیع کمالات ولایت ست ۞
رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ وکمال فضلہ

یہ درمیان نفی کلی اور احدیت مجرد کے
برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس
مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے
اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس
لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے قدموں پر ہے۔ اس لطیفہ کا
مالک ولایت کے پانچویں درجہ کا
مالک ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب
کو محمدی المشرب کہتے ہیں۔ یہ
شخص فنا فی اللہ کے
مقام سے صاحب
دولت اور تمام
کمالات کا
جامع

Marfat.com

وسائر المومنین ۔ ۱۲
بدانکہ فنائے لطائف خمسہ کہ جامع
جمیع فناءِ افعال و صفات و ذات
ست و فی الحقیقت ہمہ مدارج و مراتب
ولایت صغرےٰ و کبرےٰ و علیا ر
موقوف علیہ بر فنائے لطائف مذکورہ
است چون قدرے بیان و تفصیل
و احوال این لطائف مذکورہ از
ضروریات طریقہ و اہم مطالب بود
لہذا این نسخہ مختصر نوشتہ شد ۔ از ان
جا کہ تفصیل کل نمے توانست شد
لہذا قدرے بطور اجمال از رسالہ معتبرہ
کہ از مصنفات کمال این طریقہ علیہ
بود نوشتہ بر منصۂ ظہور آوردہ شد
کہ طالبان این راہ را بکار آید ۔ و

ہوتا ہے ۔
جاننا چاہئے کہ لطائف پنج گانہ کی
فنا جو تمام افعال اور صفات و ذات
کے فنا کی جامع ہے اور درحقیقت تمام
مدارج ولایت صغرےٰ اور کبرےٰ اور
علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف
ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان
اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے
یہ رسالہ مختصر لکھا ہے ۔ چونکہ اس کی
پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے
مجمل طور پر اُن رسالون سے جو اس
طریقہ علیہ میں تحریر ہو چکے ہیں لکھا
گیا ہے طالبون
کے کام آویگا
اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت تاہنوز بکمالاتِ مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع گردد۔ واین مسکین رانیز او سبحانہٗ تعالےٰ بہ برکت رقم آن بمنزل مقصود رساند۔ بمنّہٖ وبکمال فضلہٖ ❊

اللّٰھم ارزقنا کمال معرفتک ولسائر المریدین ببرکت حبیبہٖ محمد وآلہٖ واصحبہٖ و ازواجہٖ واھل بیتہ الطیبین الطاہرین اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ترجمہ

یہ ذرہ بیمقدار تاحال مذکورہ مقامات پر کامیاب نہین ہوا۔ امید ہے۔ کہ کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ اُٹھاوے اور اس کار خیر کی برکت سے اللہ تعالےٰ اِس عاجز کو منزل مقصود پر فضل سے پہنچاوے ❊

یا اللہ اپنے کمال معرفت ہمارے اور تمام مسلمانون کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُنکی آل و اصحاب و ازواج و اہلبیت طیبین طاہرین تمام کے۔ ساتھ رحمت اپنی کے اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان اور اللہ بہت جانتا ہے۔ ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشایخوں میں سے ہوئے ہیں آپ کا اسم مبارک
محمد بن محمد بن محمود حافظ بخاری ہے آپ پر زیادہ سے زیادہ رحمت اللہ تعالے مینہ کی ہو آپ دوسرے خلیفہ
حضرت خواجہ بزرگ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ کے ہیں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما میں ہوئی اور
آپ کی قبر مبارک جنت البقیع جو قریب حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالے عنہ میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس فرمودہ
اند کہ حجاب میان بندہ وحق سبحانہ وتعالے
جل شانہ ہمین انتقاش صور کونیست
در دل واین انتقاش صور کونیہ
بسبب صحبتہائے پراگندہ وسیرہائے
ودیدن الوان واشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالے
سرہ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہ تعالی جل شانہ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتین
جو دل میں نقش ہین۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتون اور مختلف
سیرون اور طرح طرح کے رنگون اور

Marfat.com

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات شتّی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہٗ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست پس میباید کہ ہرچہ
خیال را افزاید۔ بواجبی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہٗ
تعالیٰ کند سنت الٰہی برین جاری
شدہ۔ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات حتّی این معنی وست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کر لیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرنی
چاہئے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے یہ نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہٗ تعالیٰ
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں اُنسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالےٰ کیطرف رجوع کرے
سنت الٰہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مراد

Marfat.com

نے دید راحتے کہ مے جوئید در آخرت ست دوسہ روز درین سرائے فانی رنج کشیدی ۔ دیگر ابداً الآبدین آسودی این عالم را ہیچ نسبت بہ آن عالم نیست ۔ گویا دربیابان بے نہایت خشخاش دانہ افتادہ است ۔ فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے پسر من بعلم و ادب و تقوے در جمیع احوال بر تو کہ تتبع آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز با جماعت گذاری بشرطیکہ امام و موذن نہ باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت ست و بمنصبے مقید مشو دائم گم نام

حاصل نہیں ہوتی الغرض آرام تو آخرت میں ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج اٹھا تاکہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو اُس عالم سے کچھ نسبت نہیں مگر جیسا کہ بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی پیروی کر اور طریقہ اہلسنت والجماعت کو لازم پکڑ ۔ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ با جماعت نماز ادا کر ۔ مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت نہ کر ۔ کہ شہرت آفت ہے اور عہدہ کا مقید نہ ہو ہمیشہ گمنام ہو

Marfat.com

باش۔ ودر قبالہ ہاے نام خود منویس
وبمحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
ولوصایائے مردم در میا بالملوک و
ابناے ایشان صحبت مدار وخانقاہ
بنامکن وودر خانقاہ منشین وسماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
ورقت وبسیاری سماع دل را بمیراند
وبرسماع انکار مکن کہ ایں اصحاب سماع بسیار
اند۔ کم گو وکم خور وکم خسپ و از خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد وملازمت
خلوت خود باش وبا امردان
وزنان ومبتدعان وتونگران و
عامیان را صحبت مدار حلال خور و
از شبہ بپرہیز وتا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ ودر طلب دنیا

اور سہ ناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر۔ کہ اُس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑنا بالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ۔ حلال کھا۔
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہو سکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

اصل

دین بباد دہی بسیار مخند ۔ و از
خندہ قہقہ اجتناب کن کہ خندہ بسیار
دل را بمیراند ۔ و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فرد یرا
حقیر نہ شمری ۔ ظاہر خود را بیارا
کہ آرائش ظاہر از خواری باطن
ست ۔ مجادلہ مکن و از کسے چیزے
مخواہ و کسے را خدمت مفرما و مشایخ
را بمال و تن و جان خدمت کن
و بر افعال ایشان انکار مکن ۔ کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
با دنیا و بر اہل دنیا مغرور مشو ۔ باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعاء تو بتضرع و جامہ تو

ترجمہ

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہ سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے ۔ چاہیئے کہ تمام آدمیونکو شفقت
کی نظر سے دیکھے ۔ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرائش
باطن کی خواری ہے ۔ جھگڑا نہ کر ۔ اور
کسی سے کچھہ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشایخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر ۔ کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا ۔ دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو ۔ چاہیئے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا عجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

ترجمہ	اصل
اور رفیق تیرا درویش اور پونجی	کہنہ ورفیق تو درویش ومایہ تو
تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست	فقہ وخانہ تو مسجد ومونس تو
تیرا اللہ عزوجل ہو + انتہے۔	حق سبحانہٗ تعالےٰ۔ انتہا +

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا ضرور مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہوجاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہین کیونکہ بجز مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے۔ کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ۔ کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نکروگے مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا، اگر اور کسی کیلئے

Marfat.com

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی و مجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ کہ اے ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ۔" نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ ساقط ہو جاوینگی اسلئے کہ عالم آخرت میں بندے مُکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالٰے دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ "اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ"، اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے"، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں او مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً بتکلف اسکا خوگر ہونا یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ اسکو تفکرات و تخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے
یعنے ذکر آلہی اُس کے حوالے کر دیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہوجاوے
تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر آلہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑجائے کہ اُس
کا چھڑانا دشوار ہو جاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ مین جسطرح قلب
کو ذکر کی عادت ڈالنے مین وقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب
سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز
اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب مین ذکر کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے
بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف
توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض
ذات بحت میں استغراق ہو جاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس
حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس وحرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی
عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہوجانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہوجانا
بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور
کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں پہنچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ
حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دل بگو بیان ز کمال محمدی — سِرّ خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوۂ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت — شعلہ یکے نشان ز جمال محمدی

یوسف کہ نیک سیرت و صورت کمال داشت — شد محو بے گمان ز خیال محمدی

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ — پر نور نورِ شان ز ہلال محمدی

صدیق یار غار و عمر صاحب وقار — یک خلق دیگران ز جلال محمدی

عثمان باحیا ز حیائے عظیم شان — رمزے علی جوان ز مجال محمدی

زہرہ حسن رضا رضائے محمدی — وے کشتہ دشمنان ز نہال محمدی

وآن غوث نامدار کہ گیلان زاد شان — حرفے جلی بیان ز مقال محمدی

یارب عطا کنی تو بعادل[۱] گدائے خویش — یک جام ارغوان ز زلال محمدی

[۱] عادل - نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

Marfat.com

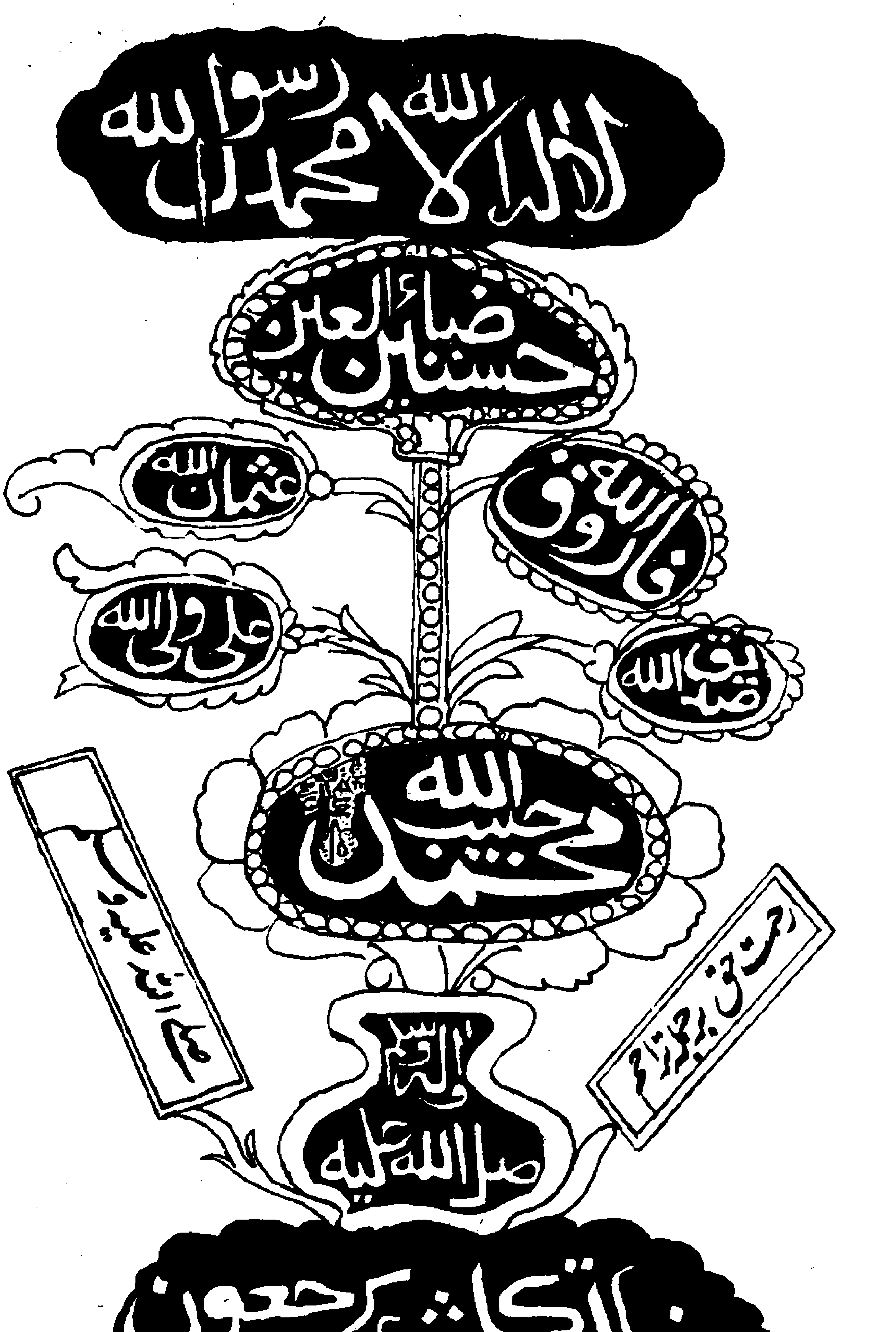
لا اله الا الله محمد رسول الله
عثمان
علی ولی الله
محمد حبیب الله
صلی الله علیه وآله وسلم

Marfat.com

onal Imagery and Mapping Agency

MAP INFORMATION AS OF 1994
ΠΛΗΡΟΦΟΡΙΕΣ ΧΑΡΤΩΝ ΑΠΟ ΤΟ 1994

SCALE 1:5

Meters 1000 500 0 1

LEGEND

ΣΎΜΒΟΛΟ ΥΠΟΜΝΉΜΑΤΟΣ

ΚΗΜΕΝΟΙ ΤΟΠΟΙ

ΟΔΟΙ

OBSTRUCTIONS (46m or higher) — ΕΜΠΟΔΙΑ

Single / Group

Elevation of obstruction top above sea level

Elevation of obstruction top above ground level

High tension power line.

Radio tower

BOUNDARIES — ΟΡΙΑ

International. Marker

First-order administrative division

RELIEF — ΑΝΑΓΛΥΦΟ

Bluff, cliff, escarpment

Depression

Levee. Rock outcrop

DRAINAGE — ΑΠΟΣΤΡΑΓΓΙΣΗ

Perennial / Intermittent

Streams

Less than 25m wide

Over 25m wide

Spring

Well

Dissipating stream

Swamp

VEGETATION

ΜΙΚΕΣ ΓΡΑΜΜΕΣ

ΓΕΦΥΡΕΣ

ΧΑΡΑΚΤΗΡΙΣΤΙΚΑ

NOTES ΣΗΜΕΙΩΣΕΙΣ

A ONE LANE ROAD IS FROM 2.5 TO LESS THAN 5.5 METERS (8 TO 18 FEET) WIDE. FOR ROADS TWO OR MORE LANES WIDE A LANE IS CONSIDERED TO BE FROM 2.7 TO 4.1 METERS (9 TO 13 FEET) WIDE

CAUTION: NOT ALL TELEPHONE AND ELECTRIC SERVICE LINES ARE SHOWN

ΠΡΟΣΟΧΗ: ΟΛΕΣ ΟΙ ΤΗΛΕΦΩΝΙΚΕΣ ΚΑΙ ΗΛΕΚΤΡΙΚΕΣ ΓΡΑΜΜΕΣ ΔΕΝ ΦΑΙΝΟΝΤΑΙ ΣΤΟΝ ΧΑΡΤΗ.

IN DEVELOPED AREAS ONLY THROUGH ROADS ARE CLASSIFIED

THE NUMBER IN PARENTHESIS FOLLOWING A POPULATED PLACE INDICATES MORE THAN ONE PLACE IS SO NAMED

ELEVATIONS IN METERS

CONTOUR INTERVAL 20 MET

ELLIPSOID — WORLD GEO

GRID — 1000

PROJECTION — TRA

VERTICAL DATUM

HORIZONTAL DATUM — WORLD GEO

PRINTED BY

Reprinted by NIMA 7-98

COORDINATE CONVERSION WGS 84 TO E

SAMPLE 1000 METER GRID SQUARE

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com